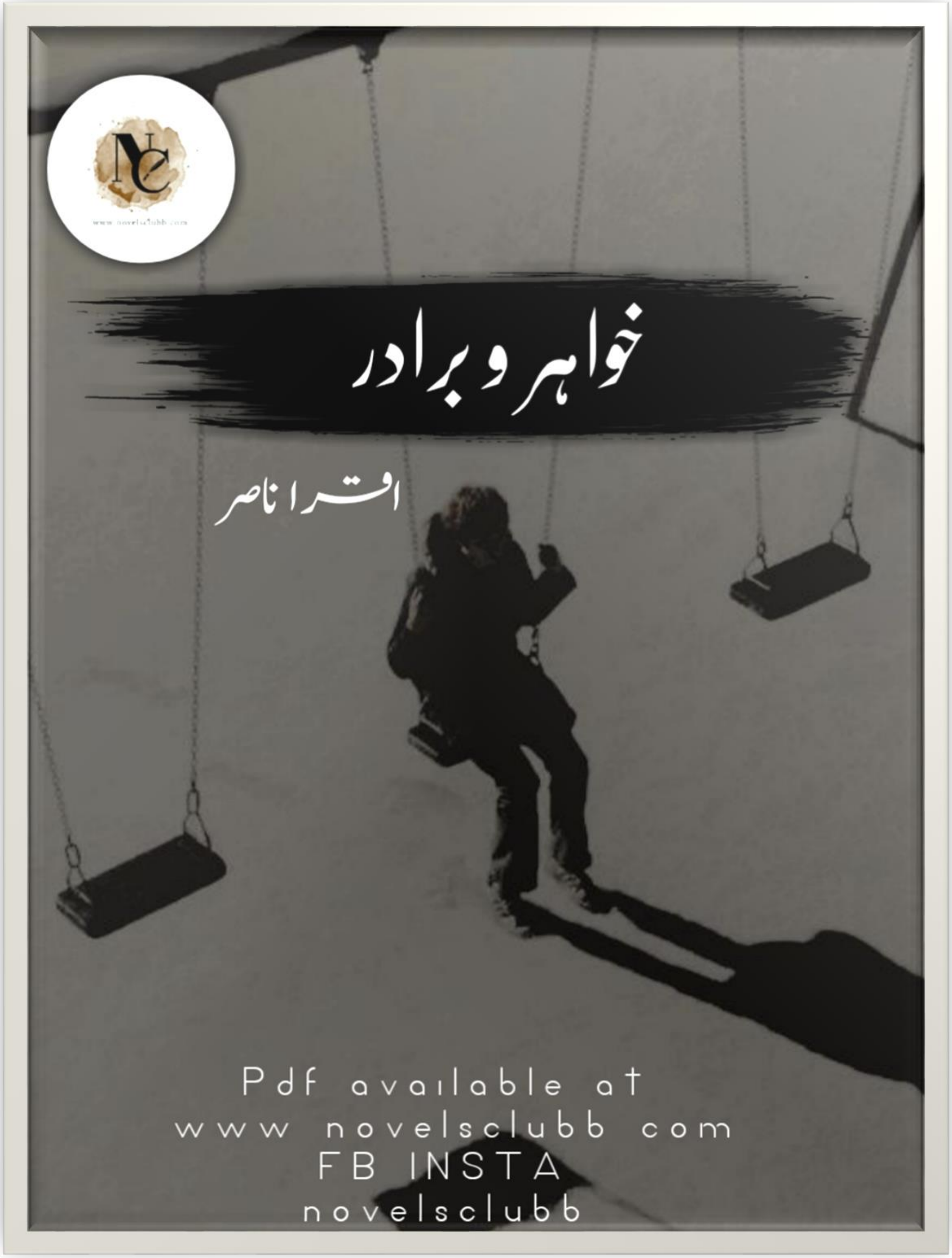
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواہر و برادر

از

اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

زینب بیڈ پر ترچھی لیٹی بند دروازے کو تک رہی تھی۔ زینب کو لگا کہ اسے ایک عرصہ گزر گیا ہے بند دروازے کی چوکھٹ کو آزادی سے پار کیے۔ اشفاق کو اسے کمرے میں بند کیے کتنے دن گزر گئے تھے زینب نے ان کا حساب نہیں لگایا تھا۔ وہ جانتی تھی اس حساب کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ کمرے کا دروازہ دن میں چار دفعہ کھلتا تھا۔ دو دفعہ کھانا لانے کے لیے اور دو دفعہ واش روم جانے کے لیے۔ اس کے علاؤہ کمرے کا دروازہ بند ہی رہتا تھا۔ اس کے کمرے کی گھڑی بھی خراب ہو چکی تھی۔ وہ وقت سے بالکل بے خبر ہو گئی تھی۔ گھر کے مکین کا شور شرابا اور چوکھٹ میں سے آتی ہلکی سی روشنی اسے دن اور رات کا فرق بتاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

زینب کو کھانا دینا اور باتھ روم لے جانا نوال کے ذمے تھا۔ زینب نے شروع میں نوال سے اس کی مدد کرنے کی خوب منت کی مگر نوال خود مجبور تھی۔ نوال نم

آنکھوں اور مقفل ہونٹوں کے ساتھ اس کی بات سنتی اور کچھ کہے بغیر واپس چلی جاتی۔ کچھ دنوں بعد زینب نے نوال سے مدد مانگنا چھوڑ دیا۔

پھر زینب نے اپنا سارا دھیان دوسری سر گرمیوں میں لگا دیا۔ وہ کمرے میں بیٹھی بیٹھی بہت سی ایسی سر گرمیوں کرنے لگ گئی جس کا اسے عام دنوں میں اتنا وقت نہیں مل پاتا تھا۔ وہ کمرے کی مختلف زاویوں سے تصویر کھینچنے لگ جاتی یا پھر اپنے کیمرے کے لینز اور دوسرے حصوں کو صاف کرنے لگتی۔

اس نے تمام باتوں پر مینٹل بلاک لگا لیا تھا جو اسے تکلیف دیتے تھے۔ جیسے ہی زینب کو وہ باتیں یاد آتی وہ فوراً اپنا دھیان بٹا لیتی۔ آہستہ آہستہ اسے بند کمرے میں رہنے کی عادت ہونے لگ گئی۔ اسے گھر میں موجود کسی شخص کی یاد یاد نہیں آتی تھی اگر اسے کسی کی یاد آتی بھی تھی تو وہ بس نازنین تھی۔

زینب کی ناز نین میں جان بسا کرتی تھی اور یہی حال ناز نین کا تھا۔ ناز نین ہمیشہ زینب کی مشکل وقتوں میں مدد کیا کرتی تھی۔ ناز نین اور زینب کی جوڑی پورے کالج میں مشہور تھی۔ زینب اکثر سوچتی کہ کاش اسے اشفاق جیسا بھائی نہ ملتا بلکہ ناز نین جیسی ایک اچھی بہن مل جاتی۔

زینب ابھی انہیں خیالات کو ایک بار پھر سوچ رہی تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔ زینب فوراً سے اٹھ کر بیڈ پر صحیح سے بیٹھ گئی اور ڈوپٹہ صحیح سے لیا۔ مریم سپاٹ تاثرات کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی اور زینب کے بے تاثر نظروں سے گھورا۔ انہوں نے ہاتھوں میں کپڑے اور جیولری کے باکس تھے۔

"آج رات تمہارا نکاح ہے۔"

****

عزاہ اور جائی یانہ کے ہاتھوں کے طوطے صحیح معنوں میں اڑ گئے تھے جب انہیں پتہ چلا کہ عالیہ پارلر میں موجود نہیں ہے۔عالیہ کچھ دیر پہلے ان کی نظروں کے سامنے بیٹھی تھی۔ادھر ان دونوں کا دھیان کچھ پل کے لیے عالیہ سے ہٹا اور ادھر عالیہ اتنی سی دیر میں نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

ارد گرد کے لوگوں سے پوچھنے پر ایک لڑکی نے ان دونوں کو بتایا کہ عالیہ واشروم گئی ہے مگر جب زیادہ دیر گزر گئی تو عزاہ اور عالیہ کو شک ہونے لگا۔وہ

دونوں عالیہ کو واشروم میں ڈھونڈنے گئے تو انہیں معلوم ہوا وہاں تو عالیہ کا نام و نشان تک نہیں تھا۔اس کے بعد پارلر میں ایک واویلا مچ گیا۔

عزاہ پارلر کے عملے کے ساتھ عالیہ کو ڈھونڈنے لگی جبکہ جائی یانہ پارلر کی مالکن سے بحث کرنے لگ گئی لیکن کسی بھی چیز کا فائدہ نہیں ہو پایا۔

جب عزاہ اور جائی یانہ مایوس ہو گئے تو جائی یانہ نے اشفاق کو کال کر دی اور یہاں موجود تمام صورتحال کے بارے میں انہیں آگاہ کر دیا۔جائی یانہ کی توقع کے عین مطابق اشفاق چندپل میں نہ صرف پارلر پہنچے تھے بلکہ انہوں نے پارلر میں کام کرتے لوگوں کو بھی کھڑی سنانی شروع کر دی تھی۔اشفاق نے پارلر کے عملے پر الزام لگا دیا کہ ان لوگوں نے عالیہ کو اغوا کیا ہے۔انہوں نے دھمکی بھی دی کہ اگر انہیں عالیہ نہ ملی تو وہ اس پارلر کو ہمیشہ کے لیے بند کروا دیں گے۔

پارلر کی مالکن کو بھی غصہ آگیا اور وہ اشفاق سے انہی کے انداز میں بات کرنے لگ گئی۔اشفاق نے غصے میں قریبی تھانے کے ایس ایچ او، جو اشفاق کے دوست بھی تھے، کو کال کر کے بلالیا۔معاملہ مزید پیچیدہ ہو چکا تھا۔

کچھ دیر میں پولیس بھی آگئی۔عزاہ ہونقوں کی طرح یہ سب کاروائی دیکھ رہی تھی جبکہ جائی یانہ فون پر لگی نوال کو پل پل کی صورتحال سے آگاہ کر رہی تھی اور ساتھ میں انہیں حوصلہ بھی دیں رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

نوال ہال میں موجود تھی۔جب جائی یانہ نے اشفاق کو کال کر کے عالیہ کی گمشدگی کا بتایا تھا اس وقت نوال بھی اشفاق کے ساتھ موجود تھی۔یہ بات سن کر

ہی وہ پریشان ہو گئی تھی۔ بارات اب بس پہنچنے والی تھی اور عالیہ کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ نوال بار بار کال کر کے جائی یا نہ سے عالیہ کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ وہ چاہتی تھیں کہ وہ بھی اشفاق کے ساتھ چلیں مگر اشفاق نے انہیں ساتھ لے جانے سے منع کر دیا تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھی ایک ہاتھ سے موبائل پکڑے ہوئے تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اپنا سر پکڑا ہوا تھا۔ ام ہانی نوال کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھی اپنی بہن کی پشت سہلا کر حوصلہ دیں رہی تھی۔

مہمانوں کی نظروں سے ان دونوں کی اڑی ہوئی رنگت چھپی نہیں تھی۔ اکثر لوگ آکر ان کی پریشانی کی وجہ پوچھ رہے تھے جس کے جواب میں ام ہانی نوال کی طبیعت خراب ہونے کا بہانہ بنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پولیس نے جب عزاہ اور جائی یانہ سے تفتیش کر لی اشفاق نے عزاہ اور جائی یانہ کو ہال جانے کا کہہ دیا۔جائی یانہ پورا راستہ دعائیں مانگتی رہی۔اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ ڈرائیو کرتی عزاہ کے ہاتھ ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔اس کو رہ رہ کر عالیہ کا خیال ستا رہا تھا۔اسے ہزاروں قسم کے وسوسوں نے گھیر رکھا تھا۔اس کے اور عالیہ کے درمیان بھلے سو اختلافات ہو لیکن تھی تو اس کی بہن ہی۔ویسے بھی ایک وقت میں وہ دونوں بہت اچھی دوست تھیں۔

عزاہ اور جائی یانہ ہال پہنچنے کے بعد اپنی ماں کے پاس چلی آئیں جن کا دل ان دونوں کو عالیہ کے بغیر آتا دیکھ کر بوجھل ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

شایان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تیار ہونے میں مصروف تھا۔اس کے دونوں ہاتھ سیاہ رنگ کی شیروانی پر لگے سنہری بٹن کو بند کرنے میں مصروف تھے۔اگر شایان کی سیاہ آنکھوں میں جھانکو تو ان میں ایک الگ سا خمار دکھائی دیں رہا تھا۔اب بس کچھ لمحات باقی رہ گئے تھے پھر شایان اور عالیہ ایک ساتھ ہوتے۔

شایان کا اگر بس چلتا تو وہ ساری دنیا عالیہ کے قدموں میں رکھ دیتا۔آخر اتنے سالوں کے انتظار کے بعد اسے عالیہ مل رہی تھی۔جب اس نے شیروانی کے بٹن بند کر لیے تو اپنا سر اٹھا کر سامنے موجود آئینے میں دیکھا۔آئینے میں دیکھتے ہوئے اس کی نظر کمرے کے دروازے سے اندر آتی زینب پر گئی۔شایان نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔شایان نے انہیں مسکرا کر دیکھا۔اس کی ماں نے آج لال رنگ کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔چہرہ ہیوی میک اپ سے ڈھکا ہوا تھا اور بالوں کو سیدھی مانگ نکال

کر کرلز کیا ہوا تھا۔یقیناً عمران کے لیے ایک نمبر تھی۔زینب ہیل کی ٹک ٹک کرتی آواز کمرے میں پھیلاتی اپنے بیٹے کے پاس گئی اور محبت پاش نظروں سے شایان کو دیکھنے لگی۔ہر راویتی ماں کی طرح ان کا بھی یہ خواب رہا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو اپنی زندگی میں دولہا بنا دیکھیں جو آج پورا ہو گیا تھا۔

"ماشاءاللہ!"

شایان کو دیکھتے ہوئے زینب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔پھر زینب نے اپنے پرس میں سے ہزار کے تین نوٹ نکال کر شایان کے اوپر واریں۔

"اللہ میری اولاد کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔" اس کے بعد زینب نے شایان کا ماتھا چوما۔ شایان کا قد زینب کے قد سے بڑا تھا۔ اس لیے شایان کو جھکنا پڑا تھا۔ پھر شایان سے الگ ہوتے ہوئے زینب بولی۔

"تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ میں اب بارات لے کر نکلنے والی ہوں۔" زینب نے شایان کو ہدایت دینے کے بعد م خود کلامی کی۔ "یہ پیسے میں کسی غریب کو دیں آتی ہوں۔ اللہ بس میرے بچے کی خوشیوں کو نظر نہ لگائے۔"

کمرے سے باہر نکلتی زینب اس بات کا اندازہ نہ لگا پائی کہ ان کے بیٹے کی خوشیوں کو نظر لگ چکی ہے۔

****

سڑک پر ایک کار بہت تیزی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔گاڑی کی فرنٹ سیٹ کی ونڈو میں جھانکو تو سنہری آنکھوں والی لڑکی دلہن بنے بیٹھی تھی۔اس کے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا آریان سپاٹ چہرے کے ساتھ سڑک پر نظر جمائے ہوئے تھا۔عالیہ بظاہر کھڑکی سے باہر دیکھتی معلوم ہو رہی تھی مگر وہ دور کہیں پارلر سے نکلنے والے واقعات کو یاد کر رہی تھی۔

اسے یاد تھا کہ اس نے پہلے پارلر میں کام کرتی لڑکی پر ظاہر کیا کہ وہ واش روم جا رہی ہے مگر وہ واش روم نہیں گئی بلکہ آریان کی ہدایت کے مطابق پارلر میں بنے ایک چھوٹے سے اسٹور روم میں گھس گئی تھی۔یہاں پر بہت سا سامان پڑا تھا۔اس کمرے کو بند رکھا جاتا تھا مگر آریان نے پارلر کے اسٹاف میں سے کسی کو پیسے دیں کر

اس کمرے کو فی الحال کھلوالیا تھا۔دروازے کے سامنے والی دیوار پر ایک کھڑکی تھی۔عالیہ اپنے بھاری جوڑے کو سنبھالتی اس کھڑکی کے پاس پہنچی۔اس نے کھڑکی کو کھولا اور باہر کی جانب جھانکا۔سامنے موجود سڑک سنسنان تھی۔عالیہ کو اسی کھڑکی سے پارلر سے باہر نکلنا تھا کیونکہ داخلی دروازے پر سی سی ٹی وی کیمرہ نصب تھے جس سے عالیہ اور آریان پکڑے جا سکتے تھے۔اس لیے آریان نے عالیہ کو یہاں سے نکلنے کا کہا۔اس کمرے کی کھڑکی عمارت کی پچھلی طرف کھلتی تھی جو ایک سنسنان سڑک تھی۔اس لیے کھڑکی کے ذریعے پارلر نکلنا اس کے لیے بہت آسان تھا۔عالیہ اپنی کپڑوں اور ہیل کو سنبھالتی مشکل سے باہر نکلی۔

www.novelsclubb.com

پارلر سے باہر نکل جانے کے بعد عالیہ کچھ دیر تک سڑک پر کھڑی آریان کا انتظار کرتی رہی۔جب اسے وہاں کھڑے کھڑے بیس منٹ گزر گئے تو اسے دور سے ایک گاڑی آتی دکھائی دی۔گاڑی اس کے بالکل سامنے رکی۔

عالیہ گاڑی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی اور اپنے ساتھ بیٹھے آریان کی طرف گھور کر دیکھا۔

"اتنی دیر سے کیوں آئے ہو؟ تم جانتے بھی ہو میں کتنی دیر سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔"

"میں پارلر کے سامنے کھڑا اس بات کی تصدیق کر رہا تھا کہ کسی نے تمہیں اسٹور روم میں جاتے ہوئے دیکھا تو نہیں ہے۔" آریان نے یہ کہا اور گاڑی آگے کی طرف بڑھا دی۔

اچانک گاڑی جھٹکے سے رکی اور عالیہ اپنے حال میں واپس آگئی۔اس نے آریان کو دیکھا جو گاڑی سے باہر نکل رہا تھا۔اس نے کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھا۔وہ دونوں ایک متوسط علاقے میں موجود تھے۔محلے میں موجود بچے ان کی گاڑی کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔یقیناً ان کی گلی میں گاڑی آنا ان کے لیے تعجب کی بات تھی۔آریان نے عالیہ کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔عالیہ بھی گاڑی سے باہر نکل گئی اور آریان کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ایک گھر کے اندر گھس گئی۔

****

www.novelsclubb.com

اشفاق اور ان کے دوست نے ہر طرح کا دباؤ ڈال کر دیکھ لیا لیکن پارلر میں موجود کسی بھی شخص کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ہر ایک کی لاعلمی نے اشفاق کے غصے کو پریشانی میں بدل دیا تھا۔عالیہ کی بارات کسی بھی پل ہال میں پہنچنے والی ہو گی اور عالیہ کا کچھ

پتہ نہیں تھا۔نوال ان تمام معاملات کو اکیلے بالکل بھی سنبھال نہیں سکتی تھی۔ انہیں خود ہال جا کر وہاں کت صورتحال کا جائزہ لینا چاہیے تھا۔انہوں نے ایس ایچ او کے پاس آ کر انہیں اپنے ہال واپس جانے کی اطلاع دی۔ان کے دوست نے سر ہلایا اور کسی کو کال ملانے میں مصروف ہو گئے۔وہ دونون کی حالت الجھی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

جب اشفاق ہال واپس پہنچیں تو بارات بھی عین اسی وقت ہال میں داخل ہوئی تھی۔اشفاق باراتیوں کی بھیڑ میں سے نکلتے ہوئے تیز قدموں کے ساتھ ہال کے اندر گھسیں۔وہ فوراً نوال کے پاس گئے جن کا چہرہ دور سے دیکھنے سے ہی زرد معلوم ہوتا تھا۔نوال نے جیسے ہی اشفاق کو دیکھا۔وہ اپنی جگہ پر سے کھڑی ہوئی اور اشفاق سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو عالیہ مل گئی؟"

نوال کی سوال پر اشفاق نے گردن نفی میں ہلائی۔نوال شکستہ سی کرسی پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔ان کے ساتھ کھڑی جائی یانہ نے اپنی ماں کا کندھا پکڑ لیا۔

نوال نے پیچ کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔جس پر سی گرین اور گولڈن کلر کا کام دکھائی دیتا تھا اور ڈوپٹہ سر پر ایک شان سے اوڑھا ہوا تھا۔ان کے چہرے کا میک اپ اور جیولری نجانے کیوں نوال کے غمزدہ چہرے کو چھپا نہیں پا رہے تھے۔

اشفاق نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پر لال واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔
ان کے بال جنہیں انہوں نے اچھے سے سیٹ کیا تھا اب بری طرح بکھر گئے تھے۔

عزاہ نے سیاہ، براؤن اور سنہری رنگ کے امتزاج کی لمبی گھیر ادار فراک پہنی ہوئی تھی۔اس کے پورے لباس پر کڑھائی کی گئی تھی۔ڈوپٹہ اس نے کندھے کی ایک طرف کر کے لیا ہوا تھا۔بالوں کو سیدھی مانگ نکال کر کھلا چھوڑے عزاہ مزید پیاری لگ رہی تھی مگر اس وقت اس کو اپنے آپ سے زیادہ گھر والوں کی فکر ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائیانہ نے کاسنی رنگ کی قمیض پر کاسنی رنگ کا ہی گرارا پہنا ہوا تھا۔
اس نے سیدھی مانگ نکال کر اپنا ٹیکا ماتھے پر سیٹ کیا ہوا تھا۔اس نے آج کے دن میں جتنی پلاننگ کی تھی وہ سب ایک پل میں رائیگاں ہو گئی تھیں۔

اشفاق کا سارا خاندان آج اس تقریب کے لیے خوب اچھے سے تیار ہوا تھا۔ تیار ہوتے وقت ان میں سے کسی کو یہ اندازہ نہیں گا کہ جس تقریب کے لیے وہ اتنا تیار ہو رہے ہیں وہی تقریب ان کے خاندان پر ایک آفت کی طرح نازل ہونے والی ہے۔

ہال کے اندر جب رش بڑھنے لگا تو اشفاق کے خاندان کی نظریں ایک ساتھ ہال کے دروازے پر پڑی۔ زینب، شایان اور نمرہ ہال میں داخل ہو چکے تھے۔ نمرہ اور شایان ایک ساتھ اسٹیج پر چلے گئے جبکہ زینب کی نظر کونے کی میز پر جمع اشفاق کے خاندان پر پڑی تو وہ ان می جانب ہی بڑھ گئی۔ نوال نے زینب کو اپنی طرف آتا دیکھا تو انہوں نے چہرے کا رخ موڑ لیا۔ ام ہانی کو بھی کسی کی کال موصول ہوئی تو وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

زینب جیسے ہی ان کے پاس آئیں تو انہوں نے سیدھا نوال کو مخاطب کیا۔

"بھابھی کیا ہوا ہے؟ آپ لوگوں کے گھر کی شادی ہے اور آپ لوگ یوں کونے میں بیٹھے ہیں۔ مہمان طرح طرح کی باتیں بنائیں گے۔"

جب کسی نے بھی زینب کی بات کا جواب نہ دیا تو زینب سمجھ گئی کہ مسئلہ کچھ زیادہ ہی گھمبیر ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے بھابھی؟" زینب نے ٹٹولتی نظروں سے ان سب کے چہروں پر دیکھا جس کے جواب میں وہ سب نظریں چرا رہے تھے۔

زینب کی بات سن کر نوال نے اپنے اندر زینب کو سچ بتانے کی ہمت پیدا کرنے کی کوشش کی۔شاید نوال کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے مصیبت نہیں ٹل سکتی تھی۔

"وہ زینب دراصل عالیہ۔۔۔"نوال کے منہ سے عالیہ کا نام سن کر زینب کا ماتھا ٹھنک گیا۔

"کیا ہوا ہے عالیہ کو؟آپ کیا چھپا رہی ہیں؟"اس دفعہ زینب کے لہجے میں بھی پریشانی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ عالیہ پارلر گئی تھی مگر اب وہ پارلر میں نہیں ہے۔" پہلے تو زینب کو نوال کی بے ترتیب بات بالکل بھی سمجھ نہیں آئی پھر جیسے ہی نوال کی باتوں کا مطلب زینب کو سمجھ میں آیا تو وہ پھٹ پڑی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟ عالیہ اگر پارلر گئی تھی تو اسے پارلر میں ہی ہونا چاہیے تھا نا۔ یہ بھی کوئی مذاق کا وقت ہے۔"

زینب کو اس وقت یہ لحاظ بھی نہیں رہا تھا کہ اشفاق ان کے دو قدم دوری پر موجود تھے۔ اگر یہ کوئی عام موقع تو اشفاق بھی زینب کی باتیں بالکل بھی نہ سنتے مگر اس وقت بے حد پریشان تھے اس لیے نظرانداز کر گئے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے موبائل کو پکڑیں اپنے کانٹیکٹس میں سے ایسے لوگوں کو تلاش کر رہے تھے جو اس مشکل گھڑی میں ان کی مدد کریں۔ اسی وقت اشفاق کو اپنے ایس ایچ او

دوست کی کال آئی اشفاق کال کو اٹینڈ کرنے کے لیے ہال سے باہر جانے لگے۔ جیسے ہی اشفاق ہال کے دروازے سے نکلے زینب بھی ان کے پیچھے چل دی۔ جائی یانہ زینب کو جاتا دیکھ رہی تھی کہ عزاہ نے اسے کندھے سے ہلایا اور اسے بھی باہر جانے کا اشارہ کیا۔ جائی یانہ بھی ہال سے باہر نکل گئی۔

****

یہ منظر ایک چھوٹے سے صحن کا تھا جس کے وسط میں بچھی چارپائی پر عالیہ بیٹھی تھی۔ عالیہ نے اپنے پاؤں اوپر چارپائی پر بچھائے ہوئے تھے۔ اس کا ڈوپٹہ جو کچھ دیر پہلے سر پر اچھے سے سیٹ تھا، اب کچھ بگڑ سا گیا تھا۔ البتہ بال اور میک اپ ابھی تک جمے ہوئے تھے۔ صحن میں وہ تنہا بیٹھی معلوم ہوتی تھی۔ رات کا اندھیرا آہستہ آہستہ ہر سو چھا گیا تھا۔ آریان چارپائی کے سامنے والے کمرے میں موجود تھا۔ اس

کمرے سے دو تین مردوں کی آوازیں بھی سنائیں دیں رہیں تھیں۔وہ آوازیں اتنی ہلکی تھی کہ باہر بس بھنبھناہٹ کی صورت میں سنائی دیتی تھی۔

عالیہ چہرہ اکتاہٹ کا شکار تھا۔وہ اپنی بوریت کو کچھ دور کرنے کے لیے صحن کا جائزہ لے رہی تھی۔اس نے فرش کو اچھے سے دیکھ لیا تھا جس کا پلستر جگہ جگہ سے اکھڑ بیا تھا۔دیواروں کا رنگ و روغن موسمی حالات کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا۔شاید کہیں سے پانی بھی لیک ہو رہا تھا کیونکہ پانی کی دھار فرش پر سے گزرتی ہوئی آگے کی طرف بڑھ رہی تھی۔عالیہ کو یہاں آنے سے پہلے لگ رہا تھا کہ آریان اور وہ کورٹ میرج کریں گے مگر آریان نے اپنے دوست کے گھر نکاح انتظام کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں سے جوتوں کے باہر نکلنے کی آواز آنے لگی۔عالیہ اپنی سوچوں کو بھلا کر کمرے کی جانب دیکھنے لگی۔اس نے دیکھا کمرے سے سب سے پہلے آریان نکلا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے تین مرد بھی نکلے تھے۔

آریان سیدھا عالیہ کے پاس آیا۔

"مولوی صاحب پہنچتے ہی ہونگے۔تم تو ٹھیک ہونا؟" آریان کے لہجے میں فکرمندی نمایاں تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا تمہارے ساتھ ہوں تو ٹھیک ہی ہونگی۔"

عالیہ نے مسکرا کر جواب دیا۔آریان بھی اس کی بات سن کر مسکرانے لگا۔اسی وقت گھر کے بند دروازے پر کسی نے دستک دی۔

"شاید مولوی صاحب آ گئے۔"ان کے ساتھ موجود ایک شخص نے قیاس کیا اور دروازہ کھولنے کے لیے بڑھ گیا جبکہ دوسرا آدمی گھر کے اندر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولنے جانے والے شخص کے ہمراہ ایک اور شخص بھی ساتھ تھے جو اپنے حلیے سے مولوی صاحب معلوم ہوتے تھے۔اس نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ان کی داڑھی سفید تھی اور سر پر ایک جالی دار ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

دوسرا شخص کرسی اٹھا کر واپس صحن میں آیا اور کرسی عین چارپائی کے سامنے رکھ دی۔ مولوی صاحب کرسی پر بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھ میں موجود کاغذات کو ترتیب دینے لگے۔ کاغذات ترتیب میں دینے کے بعد مولوی صاحب نے سر اٹھایا اور سوالیہ نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔

"اجازت ہے؟"

"جی مولوی صاحب!" آریان نے کہا۔

www.novelsclubb.com

مولوی صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔عالیہ کے دل کو یکدم کچھ ہوا۔ایک عجیب سی بے چینی اس کے جسم میں پھیل گئی۔آنکھوں کے سامنے اپنے گھر والوں کے چہرے آنے لگے۔

مولوی صاحب کی آواز گونجی۔

"عالیہ بنت اشفاق آپ کا نکاح شایان ولد جہانگیر سے حق مہر پانچ لاکھ روپے سکہ راجیہ الوقت کیا جاتا ہے۔کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟"

www.novelsclubb.com

مولوی صاحب عالیہ سے اس کی مرضی پوچھ رہے تھے لیکن عالیہ نے کچھ نہیں کہا۔اسے اپنے ماں باپ کی کمی اس وقت شدت سے محسوس ہوئی۔اس لے اتنے اہم

موقع پر اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔اس کے دل میں وہم بھی اٹھے کہ آریان کا ساتھ دیں کر اس نے کوئی غلطی تو نہیں کر دی ہے۔

آریان عالیہ کے کانوں کی جانب قدرے جھکا اور سر گوشی کی۔

"عالیہ مولوی صاحب کچھ پوچھ رہے ہے!" عالیہ کا دل چاہا انکار کر دیں مگر اب وہ کہا کر سکتی تھی۔وہ تو اپنی کشتیاں جلا بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"قبول ہے!" عالیہ نے آہستگی سے کہا۔

مولوی صاحب نے مزید دو بار عالیہ سے پوچھا اور اس نے اپنی رضامندی ظاہر کردی۔ اس کے بعد آریان سے پوچھا گیا اور اس نے بھی وہی جواب دیا۔ نکاح کے بعد سب لوگ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے میں مصروف ہو گئے۔ ایسے میں اس نے دیکھا ایک شخص نے اس کی موبائل سے فوٹو کھینچی ہے۔ عالیہ نے اس گھور کر دیکھا اور کچھ سمٹ کر بیٹھ گئی۔ اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہونے پر عالیہ نے مڑ کر دیکھا تو اسے اپنے پیچھے بنے کمرے کی چوکھٹ پر کوئی ہٹتا محسوس ہوا۔ عالیہ نے اس شخص کی ایک جھلک ہی دیکھی تھی اور جھلک میں ہی اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اس کے پیچھے کوئی عورت کھڑی تھی۔ وہ جانے کب تک دیکھتی رہتی اگر اسے آریان آواز نہ دیتا۔ اس نے اپنا چہرہ آگے کیا تو آریان کچھ عجلت میں دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں عالیہ؟"

"ٹھیک ہے!" عالیہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

****

"کیا کہہ رہے ہو یار؟ میری بیٹی ایسا کر ہی نہیں سکتی ہے۔ وہ لوگ میری بیٹی جھوٹا الزام لگا رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق ہال کے باہر کھڑے تیز اور سخت آواز میں کال کی دوسری طرف کھڑے انسان کو سنا رہے تھے۔ اشفاق بار بار اپنی مٹھی بھینچ رہے تھے۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنا موبائل دیوار پر پھینک دیں۔

"تم مجھے سی سی ٹی وی فوٹیج بھیجو۔میں خود دیکھتا ہوں کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے۔"

یہ کہہ کر اشفاق نے کال کاٹ دی۔دوسری طرف سے آتی آواز نے درمیان میں ہی دم توڑ دیا۔وہ موبائل پر تیزی سے انگلیاں چلا رہے تھے کہ اچانک انہیں اپنے پیچھے سے تیکھی سی آواز سنائی دی۔

"آخر یہ کیا تماشہ ہے بھائی؟"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے پیچھے مڑ گئے۔انہیں زینب اپنے پیچھے کھڑی ملی۔وہ شدید آگ بگولہ دکھائی دیں رہی تھیں۔میک اپ بھی ان کا غصے سے لال چہرہ چھپا نہیں پا رہا تھا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ آپ اس قدر گر جائیں گے! مجھے ذلیل کرنے کے آپ کے پاس اور بہت سے طریقے ہیں۔اپنی بیٹی کو چھپا کر آپ اپنا ہی مزاق بنوا رہے ہیں۔"

اشفاق نے زینب کی طرف دیکھا اور پھر حقارت سے نگاہیں دوبارہ موبائل پر ٹکالی اور جائی یانہ کو مخاطب کیا جو ابھی زینب کے برابر پہنچی تھی۔تیز چلنے کی وجہ سے جائی یانہ کی سانسیں اکھڑی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

"جائی یانہ! اپنی پھپھو کو بول دو۔ میں ابھی اس کا منحوس چہرہ نہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔اس لیے یہ اپنی بکواس بند کر کے یہاں سے چلی جائے۔"

اشفاق کی بات نے زینب کو مزید مشتعل کر دیا۔زینب دو قدم مزید آگے بڑھی اور غصے سے بولی۔

"کیوں جاؤں میں؟ساری عمر مجھے ذلیل کرتے ہوئے آپ کو چین نہیں ملا ہے جو اب آپ میری اولاد کے بھی پیچھے پڑ گئے ہیں۔میں بتا رہی۔۔۔۔"ابھی زینب کچھ بولتی اشفاق کے موبائل پر نوٹیفکیشن آیا۔کسی نے واٹس ایپ پر میسج کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اشفاق نے فوراً واٹس ایپ کھولا اور چیٹ میں آئے۔انہیں ان کے دوست نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی ویڈیوز سینڈ کر دی تھی۔ جیسے ہی ویڈیو ڈاؤنوڈ ہوئی اشفاق نے فوراً اس پر کلک کیا۔ویڈیو ابھر کر پوری اسکرین میں پھیل گئی۔یہ اسی کمرے کی ویڈیو تھی جس کی کھڑکی سے عالیہ فرار ہوئی تھی۔ویڈیو میں صاف دیکھا جا سکتا تھا کہ عالیہ خود اپنی مرضی سے جا رہی تھی۔وہ کھڑکی کو پھلانگ کر نکل رہی تھی۔اشفاق بے یقینی سے ویڈیو دیکھتے رہے۔زینب بھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئی تھی۔وہ کبھی ویڈیو دیکھتی تو کبھی اشفاق کا چہرہ۔

ویڈیو کے نیچے میسج پر اشفاق کے دوست نے لکھا تھا کہ میں نے یہ ویڈیو پارلر کی مالکن سے حاصل کی ہے۔یہاں پر پارلر کا بہت سا ضروری سامان رکھا ہوا ہے جسے کوئی بھی چوری کر سکتا ہے اس لیے اس کمرے میں سی سی ٹی وی کیمرہ ہے۔اسٹاف کو اس کیمرے کا علم نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

زینب اور اشفاق کے پیچھے کھڑی جائی یانہ پنجے اٹھا کر موبائل کی اسکرین دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جائی یانہ ویڈیو نہیں دیکھ پا رہی تھی مگر اس زینب اور اشفاق کے تاثرات دکھائی دیں رہے تھے جو بالکل بھی خوشگوار نہیں تھے۔ ویڈیو جیسے ہی ختم ہوئی اشفاق بے یقینی سے موبائل کی اسکرین کو دیکھتے رہے۔

اسی وقت واٹس ایپ پر ایک اور میسج آیا۔ زینب تھوڑا سا پیچھے ہوئی تو جائی یانہ کو موبائل دیکھنے کا موقع ملا۔ وہ فوراً آگے بڑھی اور موبائل کو دیکھا۔ اشفاق ایک انجان نمبر سے بھیج ہوئی فوٹوز کو ڈاؤنلوڈ کر رہے تھے۔ جائی یانہ نے نمبر پر غور کیا۔ اس نے یہ نمبر کہیں دیکھا تھا۔ اس کی پروفائل پکچر نہیں لگی ہوئی تھی مگر اسے اچھی طرح یاد تھا کہ یہ نمبر وہ پہلے کہیں دیکھ چکی ہے۔ اشفاق جائی یانہ کی سوچوں سے بے نیاز فوٹو ڈاؤن لوڈ ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ انہیں ایک عجیب سی بے چینی نے جکڑا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی فوٹو ڈاؤنلوڈ ہوئی اشفاق نے فوراً اس پر کلک کیا۔ فوٹو کھل کر اسکرین پر پھیل گئی۔ وہ نکاح نامے کی فوٹو تھی۔ اس پر عالیہ کے دستخط تھے۔ فوٹو دیکھ کر اشفاق کا ہاتھ کانپ گیا۔ اشفاق کو لگا ان کا دماغ سن ہو چکا ہے۔ انہیں زبردست قسم کا چکر آیا۔ وہ زمین پر گرتے گرتے بچے۔ جائی یانہ نے انہیں سنبھالا اور زمین پر بٹھا دیا۔ اشفاق کا موبائل زمین پر گر چکا تھا۔

اشفاق کا گرا ہوا موبائل زینب نے جھک کر اٹھایا۔ انہوں نے ایک بار پھر فوٹو پر دھیان دیا۔ اب ساری غلط فہمی اور امیدیں ختم ہو گئی تھی۔ عالیہ اپنی مرضی سے باپ کی عزت کو روند کر جا چکی تھی۔ زینب نے دوسری فوٹو لگائی تو ان کو یکدم سانپ سونگھ گیا۔ اس فوٹو میں عالیہ ایک صحن میں پر بچھی چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ عالیہ چہرے پر مسکراہٹ لیے آگے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ زینب کو عالیہ کے

چہرے نے نہیں بلکہ عالیہ کے پیچھے کھڑی ایک عورت نے چونکا دیا تھا۔وہ اس عورت کو جانتی تھی۔وہ اسے کبھی بھول نہیں سکتی تھی. یہ تو وہی تھی۔۔۔۔!

پچھلی فوٹو نے تو انہیں بس شاک دیا تھا مگر یہ فوٹو یہ دیکھ کر تو۔۔۔۔

زینب نے فوراً فوٹو پیچھے کی اور عالیہ کے نکاح نامے کو غور سے دیکھا۔آریان کا نام انہیں صاف لکھا دکھائی دیا۔زینب نے کڑیوں سے کڑیاں ملائی اور انہیں اپنا جواب مل گیا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے پیچھے مڑ کر اپنے بھائی کو دیکھا جسے ایک فوٹو نے اتنا کمزور کر دیا تھا کہ وہ کھڑے نہیں ہو پا رہے تھے۔پھر زینب نے دوبارہ اسکرین پر دیکھا۔

انہوں نے سوچ لیا انہیں کیا کرنا ہے۔انہوں نے خاموشی سے فوٹو ڈیلیٹ کر دی۔
انہوں نے چند گہرے سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔

جب انہیں اپنا آپ قدرے بہتر محسوس ہوا تو وہ مڑ گئی اور آہستہ آہستہ قدم لیتیں اپنے بھائے کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گئیں۔انہیں اپنی ساڑھی،اپنی تیاری کسی بھی چیز کی فکر نہیں تھی۔اشفاق چہرہ جھکائے بیٹھے تھے۔زندگی میں پہلی دفعہ وہ نظریں ملانے کے قابل نہیں رہے تھے۔ان کی اولاد نے انہیں کسی قابل نہیں چھوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی!" زینب نے آہستگی سے اشفاق کو پکارا۔اشفاق نے کوئی جواب نہیں دیا۔

زینب نے دوبارہ پکارا۔

"بھائی!"

زینب کی بات کا دوبارہ کوئی جواب نہ دیا گیا۔اشفاق جب بہت دیر تک کچھ نہ بولے تو زینب تھک ہار کر اٹھنے لگی۔تب ہی اشفاق نے زینب کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھنے سے روکا۔زینب کا دل کچھ پل کے لیے دھڑکنا بھول گیا۔

"میں لوگوں کا سامنا کیسے کروں گا۔آج جب برات جائے گی تو میں تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گا۔میں کیا کروں گا؟میں کیا کروں گا؟"اشفاق نے اپنا منہ ہاتھوں میں چھپالیا۔زینب کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ان کے دل میں احساس جرم سر اٹھانے لگ گیا۔وہ اپنے بھائی کو اندھیرے میں رکھ کر غلطی

www.novelsclubb.com

کر رہی تھیں لیکن اگر وہ اشفاق کو سب کچھ بتا دیتی تو وہ ہمیشہ کی طرح ان پر ہی الزام لگا دیتے۔ زینب عجیب کشمکش کا شکار ہو گئیں۔

"آپ عالیہ کے لیے فکر مند نہ ہو وہ۔۔۔" زینب خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کہہ رہی تھی۔ اشفاق نے فوراً ان کی بات کاٹی۔

"مجھے اس نافرمان کی کوئی فکر نہیں ہے۔ مجھے بس اپنی عزت کی فکر ہے۔ بیٹی کا عین شادی کے دن بھاگ جانا کتنا معیوب ہوتا ہے۔ تم جب شایان کو لے کر جاؤ گی تو تم نہیں جانتی ہو میری کتنی بدنامی ہو گی میں دنیا والوں کے سامنے رسوا ہو جاؤں گا۔"

زینب نے تاسف سے اپنے بھائی کو دیکھا۔ان کے لیے آج بھی اپنی عزت خونی رشتوں سے بھر کر تھی۔اشفاق ایک پل کے لیے ٹھٹھکے۔ایسا لگا جیسے ان کے ذہن میں کوئی خیال آیا۔انہوں نے زینب کی طرف دیکھا۔اشفاق کی آنکھوں میں ایک منت بھرا تاثر تھا۔

"تم ایسا کرو اپنے بیٹے کی شادی عزاہ سے کر دو۔" زینب کی سیاہ آنکھیں پھیل گئیں۔اشفاق کی کمر پر جائی یانہ کے سہلاتے ہاتھ رک گئے۔دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اپنے درمیان بیٹھے اس مرد کو دیکھا۔اشفاق کے تاثرات اس قدر سنجیدہ تھے کہ ان دونوں کو یقین ہو گیا کہ انہوں نے ٹھیک سنا ہیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہے!" زینب بدک کر کچھ پیچھے کو ہوئی۔"شایان عالیہ کو پسند کرتا ہے،ایسے میں ہم عزاہ کی شادی شایان سے کیسے کر سکتے ہیں؟"

"دیکھو تم یہ کر سکتی ہو!" اشفاق آگے کو ہو کر بولے۔ "تم میری عزت کو سنبھال سکتی ہو۔ مجھے آج اپنی عزت اور ساکھ سنبھالنی ہے۔"

زینب کے تاثرات ابھی بھی کشمکش کا شکار تھے۔ زینب کو یوں دیکھ کر اشفاق نے اس کے پاؤں پکڑ لیے۔

"دیکھو میں تمہارے پیر پکڑتا ہوں۔ اگر آج برات چلی گئی تو میں سر اٹھا کر جی نہیں پاؤں گا۔" زینب نے فوراً اپنے پاؤں چھڑوائے۔

"بھائی آپ پاگل ہو گئے ہے!" زینب بری طرح جھنجھلا گئی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ہاں میں پاگل ہو گیا ہوں" اشفاق نے بغیر کسی جھجھک کے اعتراف کیا۔ "کوئی بھی شخص ایسی صورتحال میں پاگل ہو جاتا ہے۔"

اس کے بعد اشفاق نے ہاتھ جوڑ لیے۔ "دیکھو مان جاؤ تمہیں خدا کا واسطہ ہے." جائی یانہ نے باپ کے جڑے ہاتھ نیچے کرنے کی کوشش کی مگر اشفاق کسی صورت ہاتھ نیچے نہیں کر رہے تھے۔ وہ یک ٹک زینب کو منت بھری نگاہوں سے دیکھے جا رہے تھے۔ اشفاق کو دیکھ کر کہیں سے ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ یہ وہی شخص ہے جو اتنے سال اس تکبر میں مبتلا رہا تھا کہ وہ اپنی بہن سے بہتر ہے۔ زینب کا دل پسیج گیا۔

زینب اسی حالت میں بیٹھی کچھ دیر سوچتی رہی پھر کچھ دیر بعد وہ کھڑی ہو گئی۔ان کو کھڑا ہوتا دیکھ کر اشفاق اور جائی یانہ کی نگاہیں بھی اٹھ گئیں۔

زینب کا چہرہ ہر جذبات سے عاری تھا۔انہوں نے ایک نظر زمیں پر بیٹھے بھائی اور بھتیجی کو دیکھا اور پھر ہال کے دروازے کی جانب مڑ گئی۔

"اٹھ جائیں بھائی! شایان اگر مان گیا تو یہ نکاح آج اور ابھی ہو جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں بلکہ آگے بڑھ گئی۔اشفاق کے دل میں اطمینان کی لہر گزری۔ کم از کم ان کی عزت کسی طرح بچ سکتی تھی۔

****

شایان اسٹیج پر کھڑا ہال کے عجیب سے ماحول پر حیران ہو رہا تھا۔زینب اور اشفاق کو اس نے باہر جاتے دیکھ لیا تھا لیکن ان کے چہرے کے تاثرات اسے کچھ عجیب لگ رہے تھے۔نوال کونے کی میز پر بیٹھی پریشان تھی اور عالیہ کو ابھی تک کوئی بھی اسٹیج پر نہیں لایا تھا۔ہال میں موجود لوگ انہیں یوں دیکھ کر چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔

وہ نمرہ سے ساری معلومات اکھٹی کرانا چاہتا تھا مگر نمرہ ابھی دور کسی آنٹی سے بات کرنے میں مصروف تھی۔جب وقت بہت زیادہ گزر گیا تو شایان اسٹیج پر سے اتر گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے ممانی، آپ اتنی پریشان کیوں ہے؟"

شایان کا سوال سن کر نوال کی گردن جھک گئی۔ان کے پاس شایان کے سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔پاس کھڑی عزاہ اپنی ماں کا سر جھکا دیکھ کر برا لگا۔اس کی ماں ایسے بے گناہ ملزم کی طرح لگ رہی تھی جس کے پاس اپنی صفائی کے لیے الفاظ نہ ہو۔شایان نوال کو یوں کھڑا دیکھ کر مزید الجھا۔

"ممانی بتائیں کیا ہوا ہے؟ مجھے بتائیں آخر کیا مسئلہ ہوا ہے؟ مما اور ماموں ہال سے باہر کیا بات کر رہے ہیں؟ اور عالیہ ابھی تک اسٹیج پر کیوں نہیں آئی ہے؟ آپ کی خاموشی مجھے پریشان کر رہی ہے۔"

شایان نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔وہ جلد از جلد مسئلہ جان لینا چاہتا تھا۔نوال نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر اسی وقت عزاہ کی آواز نے نوال اور شایان دونوں کو دوسری جانب متوجہ کر دیا۔

"بابا اور پھپھو آ گئے!"

ان تینوں نے دیکھا وہ لوگ آ رہے تھے۔سب سے آگے اشفاق تھے، ان کے پیچھے زینب اور سب سے آخر میں جائی یانہ۔

www.novelsclubb.com

ان تینوں کے چہرے نوال اور شایان کو عجیب سے لگے۔اشفاق کے کندھے جھکے ہوئے سے تھے جیسے وہ سالوں سے جاری جنگ چند لمحوں میں ہار گئے ہو۔زینب

کے چہرہ بالکل سپاٹ تھا جبکہ جائی یانہ کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ جائی یانہ کے قدم دور سے دیکھنے والے کو بھی بوجھل دکھائی دیتے تھے اور چہرہ سفید تھا جیسے سارہ خون نچڑ گیا ہو۔

وہ تینوں شایان کے پاس پہنچ گئے۔ جائی یانہ کے اندر ہمت ختم ہو گئی تھی۔ وہ خاموشی سے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسے کچھ پل پہلے سنی باتوں اور ثبوتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

زینب نے شایان کو آنکھوں سے اشارہ کیا اور اسے لے کر ان لوگوں سے الگ ہو گئیں۔ اشفاق عزاہ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ عزاہ اپنے باپ کی آنکھوں میں بآسانی جھانک سکتی تھی۔ اس کے باپ کی آنکھیں افسردہ سی تھی۔ ان میں منت کا تاثر بھی تھا۔

"عزاہ!!"اشفاق نے عزاہ کا نام لیا۔عزاہ کو باپ کی آواز فریاد لگی۔

"میں آج تم سے کچھ مانگوں گا۔مجھے یقین ہے تم منع نہیں کرو گی۔"اشفاق کا لہجہ کچھ ایسا تھا کہ عزاہ کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائیں دیں۔

دوسری طرف کو ہال کے دوسرے کونے میں لیں گئیں۔نمرہ بھی ان کے پاس آگئی تھی۔نمرہ کب سے ان لوگوں سے الگ بیٹھی تھی۔عالیہ کی ہال میں غیر موجودگی اس بات کا اشارہ تھی کہ عالیہ آریان کے ساتھ جا چکی ہے۔نمرہ مطمئن ہو گئی تھی مگر زینب کا انہیں ساتھ لے کر جانے کی بجائے یوں ایک کونے میں لے آنا نمرہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ماما؟" پوچھنے والی نمرہ تھی۔

"عالیہ کسی لڑکے کے ساتھ چلی گئی ہے۔اسے یہ شادی نہیں کرنی تھی" زینب نے بغیر کسی تمہید کے بتا دیا۔ نمرہ کو تو کوئی حیرت نہیں ہوئی مگر شایان کو لگا کہ اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔

"کیا کہہ رہی ہے ماما؟ عالیہ کہاں چلی گئی!" شایان بے یقینی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔"میں نہیں جانتی ہوں عالیہ کہاں گئی ہے لیکن اس نے کسی اور سے نکاح کر لیا ہے۔شاید وہ تمہارے ساتھ شادی پر خوش نہیں تھی"

"آپ کہہ رہی ہے کہ اس نے کسی اور سے شادی کر لی ہے؟"شایان نے پوچھتے ہوئے ماں کا چہرہ دیکھا۔زینب نے ہلکے سے سر کو جھکا دیا۔شایان ہال کے فرش کی طرف دیکھتا بولا۔"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟اس نے تو مجھ سے شادی کرنی تھی۔وہ مجھے کیسے چھوڑ سکتی ہے۔کہیں وہ کسی مشکل میں تو نہیں ہے۔آپ لوگوں نے اسے ڈھونڈا بھی نہیں ہیں۔مجھے اسے ڈھونڈنا ہو گا۔"اس سے پہلے شایان چلا جاتا،زینب نے اس کا بازو تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

"ہیرو بننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اشفاق بھائی نے ہر طرح سے تفتیش کروالی ہے۔وہ کسی اور لڑکے کو چاہتی تھی۔ایک نمبر سے اس کے نکاح نامہ کی فوٹو موصول ہوئی ہے۔وہ چلی گئی ہے شایان!" زینب کی باتیں شایان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"آپ کیا کہے جا رہی ہے؟ہم تو یہاں پر عالیہ کو لینے آئے تھے۔اب ہم آ گئے ہیں تو آپ کہہ رہی ہے۔۔"شایان نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور بالوں پر اضطرب سے ہاتھ پھیرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"میں سچ کہہ رہی ہوں میرے بیٹے!حقیقت تلخ ضرور ہے مگر ہمارے پاس ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔اگر ہمیں لگتا کہ ان سب عالیہ کی مرضی نہیں ہے تو ہم لوگ اس کو ڈھونڈنے میں زمین آسمان ایک کر دیتے مگر سارے ثبوت اس بات کا

اشارہ ہیں کہ عالیہ خود اپنی مرضی سے گئی ہے۔ جانے والوں کی تلاش میں خوار نہیں ہونا چاہیے۔" زینب نے اب کی بار نرم لہجے میں شایان کو سمجھانا چاہا۔

"مجھے گھر جانا ہے!" شایان ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔ "مجھے ابھی کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ آپ کیا کہہ رہی ہے۔ میں گھر جارہا ہوں" زینب نے اسے دوبارہ روکا اور زبردستی کرسی پر بٹھایا۔

"بیٹھو! ہم لوگ یوں نہیں جاسکتے ہیں۔" زینب کی بات سن کر شایان بولا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ آپ ہی کہہ رہی ہے عالیہ چلی گئی ہے تو یہاں بیٹھنے کا فائدہ؟" شایان کی بات سن کر زینب نے گہرا سانس لیا اور ہمت مجتمع کی۔

"عالیہ چلی گئی ہے تو کیا ہوا؟ میں تمہاری شادی عزاہ سے کروا رہی ہوں۔" ایک اور دھماکہ شایان کے سر پر پھوڑا گیا تھا۔ نمرہ نے بے یقینی سے زینب کو دیکھا۔ شایان کے چہرے پر پہلے بے یقینی اور پھر غصے کا تاثر ابھرا۔ وہ بدک کر کھڑا ہو گیا۔

"ماما آپ ٹھیک تو ہے؟ پہلے آپ کہہ رہی تھی کہ عالیہ کہیں چلی گئی ہے اور اب آپ کہہ رہی ہے میری شادی عزاہ سے ہو رہی ہے۔ آپ کو یہ وقت مزاق کا لگ رہا ہے۔" شایان نے غصے سے کہا۔ زینب نے شایان کو کندھے سے پکڑ کر روکنا چاہا مگر شایان نے اپنی ماں کا ہاتھ جھڑک دیا اور غصے سے آگے بڑھ گیا۔ نمرہ شایان کے پیچھے بھاگی۔ زینب اپنے بچوں کو جاتا دیکھ کر شکستہ سی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

منظر دوبارہ اشفاق اور عزاہ کی طرف گیا۔ایک باپ اپنی بیٹی کے پاس عزت بچانے کی درخواست لے کر گیا تھا۔

"عزاہ! میری بیٹی! میں تم سے بھیک مانگتا ہوں۔ تم میری خاطر شایان سے شادی کر لو۔اپنے بوڑھے باپ پر رحم کھاؤ۔ تمہیں خدا کا واسطہ ہے۔"اشفاق کی بات سن کر عزاہ کے دل کی دھڑکنیں تھم گئی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کا باپ اس سے ایسی بات کر سکتا ہے جبکہ نوال نے یہ بات سنی تو تڑپ گئی۔انہوں نے اشفاق کا کندھا پکڑ کر اپنی طرف موڑا۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہ کیسے کر سکتے ہے؟ عالیہ کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں ہے اور آپ اسے ڈھونڈنے کی بجائے عزاہ کی شادی شایان سے کروا رہے ہے۔"نوال کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

اشفاق نے اپنے کندھے پر سے نوال کا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھڑوایا اور نوال کے دونوں بازوؤں کو دبوچ لیا۔ ان کی آنکھیں ایک پل کے لیے خون آشام دکھائی دیں۔

"ڈھونڈا ہے تمہاری بیٹی کو لیکن وہ نہیں ملے گی۔ جانتی ہو کیوں؟ کیوں کہ وہ بھاگ کر نکاح کر بیٹھی ہے۔ لیکن مجھے اس سے کوئی گلہ نہیں ہے۔ میں نے ہی اس کے لیے ایک بدکردار عورت کو ماں بنانے کا سوچا تھا۔"

www.novelsclubb.com

نوال کا چہرہ زرد ہو گیا۔ انہیں ایسا لگا جیسے انہیں بیچ بازار میں رسوا کر دیا ہو۔ جو بات اتنے سالوں میں اشفاق اور نوال کے درمیان تنہائی میں نہیں ہوئی تھی وہ بات آج

ان کی دونوں اولاد کے سامنے انکشاف کی طرح کھلی تھی۔ جائی یانہ اور عزاہ الجھن سے اپنے ماں باپ کو دیکھ رہے تھے۔ انہیں اپنے باپ کی بات کا مطلب قطعاً سمجھ نہیں آیا تھا۔ اشفاق نے حقارت سے نوال کو جھٹکا دے کر چھوڑ دیا۔ اشفاق نے اپنا چہرہ دوبارہ عزاہ کی جانب موڑ لیا۔

"عزاہ اپنے باپ کی بات کی لاج رکھ لو اور شایان سے شادی کر لو۔ اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔"

عزاہ اشفاق کی بات سن کی گڑبڑا گئی۔ "بابا میں کیسے؟"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے عزاہ کی بات مکمل نہیں ہونے دی۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ لیے اور بولیں۔

"تمہیں اپنے باپ کے ان جڑے ہاتھوں کا واسطہ!"

عزاہ یہ دیکھ کر کانپ گئی۔اس نے فوراً اشفاق کا ہاتھ نیچے کیا اور اپنی رضامندی ظاہر کی۔

"بابا میں تیار ہوں۔آپ یوں نہ کریں۔"اشفاق کی آنکھوں میں چمک ابھری۔
کچھ بچ جانے کی چمک!

www.novelsclubb.com

انہوں نے عزاہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"اللہ تمہیں خوش رکھے!"

یہ کہہ کر وہ آگے کی جانب بڑھ گئے۔ جبکہ عزاہ وہی کھڑی رہ گئی۔

قسمت نے بھی کیا عجیب کھیل کھیلا تھا۔ اسے وہ ملنے والا تھا جس کی اس نے بچپن سے دعا مانگی تھی۔ عزاہ کو لگتا تھا کہ اسے جس دن شایان ملے گا وہ دن بہت حسین ہو گا مگر اسے آج کے دن سے خوف آیا تھا۔ اس دن نے اس کے خاندان کا شیرازہ بری طرح بکھیر دیا تھا۔ آج کے دن اس کا باپ لوگوں کے سامنے جھکا تھا۔ آج اس کی ماں یوں نظریں جھکائیں بیٹھیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے نظریں اٹھا کر اطراف میں دیکھا تو اسے دور سے شایان اور نمرہ ایک ساتھ ہال کے اندر آتے دکھائی دیے۔ ان دونوں کا رخ کچھ دور بیٹھی زینب کی طرف تھا۔ عزاہ نے دیکھا شایان نے زینب کے پاس جا کر کچھ کہا ہے۔ اسے شایان کی بات اتنی

دور سے سنائی نہیں دی لیکن شایان کے چہرے پر چھائی ناگواری وہ دیکھ سکتی تھی۔

زینب نے شایان کی بات سن کر سر ہلایا اور اپنی کرسی پر سے اٹھ کر نوال کے پاس آئی۔ نوال ابھی بھی سکتے کے عالم میں تھی۔ ان کو یقین نہیں آرہا تھا کہ ان کی دونوں بیٹیوں کے سامنے ان کے ماضی کی ایک جھلک کھلی تھی۔

نوال کو حال میں زینب کی ہیل کی آواز لائی تھی۔ زینب نوال کے سامنے رکی اور سنجیدہ لہجے میں اطلاع دی۔

"شایان راضی ہے۔ ان دونوں کے نکاح کی تیاری شروع کر دیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ان الفاظوں نے سب کچھ تھما دیا۔ہال میں موجود لوگوں کی ہل چل، پس منظر میں گونجتی آوازیں اور قہقہے سب تھم گئے۔ عزاہ کے کانوں میں سناٹا سا چھا گیا۔اس کے بعد ہونے والے مناظر آہستہ آہستہ ہوئے۔

عزاہ نے دیکھا جائی یا نہ اور نوال اسے لے کرا سٹیج کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عزاہ کو اسٹیج پر رکھے مرکزی صوفے پر بٹھا دیا گیا۔نوال نے اس کے سر پر ڈوپٹہ اوڑھا دیا۔ عزاہ کو اپنے سامنے زینب، شایان اور نمرہ آتے دکھائی دیے۔ شایان کے چہرے کے تاثرات صاف بتا رہے تھے کہ اس کے ساتھ زبردستی ہوئی ہے۔ زینب نے شایان کو عزاہ کے ساتھ بٹھا دیا۔ شایان عزاہ سے نامحسوس فاصلے پر بیٹھ گیا۔ عزاہ نے شایان کے چہرے کو دیکھا۔اس کے تاثرات عزاہ کو ڈرا رہے تھے۔ عزاہ نے چہرہ موڑ لیا۔اشفاق بھی مولوی صاحب کو لے کرا سٹیج پر آگئے۔وہ عزاہ کی سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھ گئے اور نکاح کی کاروائی شروع ہو گئی۔

"عزاہ بنت اشفاق آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" عزاہ کو اپنا دل مٹھی میں بند ہوتا محسوس ہوا۔اس سانس لینے دقت ہو رہی تھی۔

"جی قبول ہے!" عزاہ نے اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کی۔عزاہ کے ساتھ بیٹھے شایان کے ماتھے کی شکنیں مزید گہری ہو گئیں۔عزاہ کے بعد مولوی صاحب نے شایان سے پوچھا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" شایان کا دل چاہا منع کر دے۔

"قبول ہے!" شایان کی آواز عزاہ کو آگ سے دہکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

قبول ہے!"شایان نے اپنی گردن پر سے پھولوں کا ہار نکالا۔

"آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے؟"اس کے بعد شایان نے فوراً نکاح نامے پر دستخط کیے اور اپنے ہاتھ میں پکڑا ہار ایک طرف پھینک کر سٹیج پر سے اٹھ گیا۔زینب شایان کو روکنے کے لیے بڑھی مگر انہیں ٹھوکر لگ گئی۔نمرہ نے زینب کو فوراً سنبھال لیا۔شایان کو اپنے پیچھے کئی چہ مگوئیاں سنائی دی مگر اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔وہ اپنی گردن سیدھی

www.novelsclubb.com

رکھے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔وہ یہاں عالیہ کو جیتنے آیا تھا مگر اسے بری طرح شکست سے دوچار کر دیا گیا۔اشفاق کے خاندان نے اسے دھوکا دیا تھا۔

اسٹیج پر بیٹھی عزاہ پورے ہال کے سامنے ایک سوالیہ نشان بن گئی۔اس کی گردن لوگوں کی نظروں سے مزید جھک گئی۔خوابوں کی دنیا میں ہم کچھ لمحات کو کتنا قیمتی سمجھتے ہے لیکن حقیقت انہیں کتنا بے مول کر جاتی ہے۔

عزاہ شاید یہ نہیں جانتی تھی کہ آج بس یہ لمحہ ہی بے مول نہیں ہوا تھا بلکہ اس کی اپنی ذات بھی بے مول ہو چکی تھی۔

****

حسن کا گھر اس وقت روشنیوں سے نہایا ہوا تھا۔سنہری رنگ کی لائٹس نے گھر کی سجاوٹ میں چار چاند لگائی ہوئی تھی۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔لوگوں کی باتوں اور قہقہوں نے گھر میں خوب رونق لگائی ہوئی تھی۔اشفاق ادھر ادھر دوڑ لگاتے تقریب کے سارے انتظامات سنبھال رہے تھے۔ مریم اور ام ہانی مہمانوں کی خاطر تواضع میں مگن تھے۔

مردوں کے بیٹھنے کا انتظام گھر کے صحن میں تھا جبکہ عورتیں گھر کے اندر بیٹھ رہی تھیں۔پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔بس ایک کمرے میں کوئی مہمان نہیں آیا تھا اور وہی کمرہ ہماری کہانی کا مرکز ہے۔

اس کمرے میں سیاہ آنکھوں والی لڑکی بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔اس کی تیاری مکمل تھی۔مہرون رنگ کا عروسی جوڑا لڑکی کی سفید رنگت کو مزید نمایاں کر رہا تھا۔گلے میں خالص سونے کا ہار پہنا ہوا تھا جو اس وقت لڑکی کو خوب چبھ رہا تھا۔کانوں میں پہنے بڑے سائز کے جھمکے لڑکی کی گردن گھمانے پر چھن چھن کی آوازیں پیدا کر رہے تھے۔لڑکی کا چہرہ میک اپ سے بھرا ہوا تھا۔لڑکی کے بالوں کو جوڑے میں مقید کیا ہوا تھا۔اس کی سیاہ آنکھیں اس وقت اداس تھی۔اس کے ساتھ ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی تھی جو اس کے سر پر ڈوپٹہ اچھے سے سیٹ کر رہی تھی۔

"زینب اپنی گردن سیدھی کرنا!"نوال نے زینب کو ہدایت دی۔زینب نے بے دلی سے ہدایت پر عمل کیا۔نکاح ہونے میں بس کچھ دیر لمحات تھے۔ابھی زینب کا ڈوپٹہ سیٹ ہی ہوا تھا کہ مریم کمرے میں داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"نوال تم نے پانی کے جگ کہاں رکھے ہیں جو صبح تمہارے ابو لے کر آئے تھے؟"

مریم نے عجلت میں پوچھا

"میں نے تو کچن میں ہی رکھے تھے۔"نوال نے کچھ حیرت سے جواب دیا۔

"میں نے سارا کچن کھنگال لیا ہے مجھے تو نہیں مل رہے ہیں۔ میرے ساتھ کچن میں چلو اور خود نکال کر دو۔"مریم نے تھوڑے سے سخت لہجے میں کہا۔نوال فوراً بیڈ پر سے اٹھی اور باہر چلی گئی۔مریم بھی اس کے پیچھے جا رہی تھی کہ زینب کی آواز نے ان کے قدم روک دیے۔

www.novelsclubb.com

"چچی آپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"

مریم مڑی اور اپنے سامنے بیٹھی دلہن کو دیکھا۔

"میں نے تمہارے ساتھ کچھ نہیں کیا۔ جو ہوا ہے وہ تمہارے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔" مریم کے لہجے میں چٹان جیسی سختی تھی۔

زینب نے نم آنکھوں سے اس عورت کو دیکھا جس سے زینب کے دور شتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ تو کہتی تھی کہ میری ماں آپ کو بہت عزیز تھی۔ آپ نے خود میرا نام رکھا تھا تو پھر اتنی بے اعتنائی کیوں؟ ماں نہ سہی، یہی سمجھ لیتی کہ میں آپ کی بہن کی بیٹی ہوں۔"

"وہ بیٹی جس نے دنیا میں آتے ہی میری بہن کو کھالیا۔" مریم پھنکاری۔ "تمہاری شکل ہمیشہ میرے زخموں کو ہرا کر دیتی ہے۔ میں ابھی تک اپنی بہن کی موت کو بھلا نہیں پائی ہوں۔ اتنے سال میں نے تمہیں اسی رشتے کی وجہ سے برداشت کیا۔ تمہیں پالنا میری زندگی کا سب سے ازیت ناک کام تھا۔ میری بہن کچھ دیر اور جی جاتی اگر اس پر تمہاری منحوستی کے سائے نہ چھاتے۔" آخری بات مریم نے نم لہجے میں کی۔

اس کے بعد انھوں نے اپنی انگلی کی پوروں سے نم آنکھوں کو صاف کیا اور جانے کے لیے مڑ گئی۔ ان کے بڑھتے قدم دروازے کی چوکھٹ پر رکیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تمہارا نام میں نے نہیں بلکہ تمہاری ماں نے ہی رکھا تھا۔" زینب نے حیرت سے گردن اٹھا کر مریم کو دیکھا جن کی نظریں کمرے کے باہر ہی تھیں۔ "جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ وہ امید سے ہے تب سے وہ بہت خوش رہا کرتی تھی۔ میں نے اس کو اتنا خوش اشفاق کی پیدائش پر بھی نہیں دیکھا۔ اس نے پہلے ہی سوچ لیا تھا کہ اس کی بیٹی پیدا ہو گی اور وہ اس کا نام زینب رکھے گی۔ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں اس کے منہ پر زینب نام ہی سوار رہتا تھا۔ اسے کیا پتہ تھا کہ یہی بیٹی اس کی موت کا سبب بنے گی۔"

مریم یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئیں۔ پیچھے زینب سکتے کے عالم میں تھی۔ اس کی ماں اس کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی اتنا خوش رہا کرتی تھی۔ ساری زندگی اس کو لوگوں نے اس کے پیدا ہونے پر سزا دی تھی اور اس کی ماں اس کے پیدا ہونے کی دعائیں مانگا کرتی تھی۔ ماں نے اپنی بیٹی کا نام پیدائش سے پہلے ہی رکھ دیا تھا۔ کیا وہ

جانتی تھی کہ وقت نے انہیں مہلت نہیں دینی ہے۔زینب کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ماں باپ کی کمی کو وہ ساری زندگی محسوس کرتی آئی تھی مگر آج تو وہ اپنے ماں باپ کا پیار دیکھنے کے لیے تڑپ رہی تھی۔وہ منہ جھکائے بیٹھی تھی کہ اسے محسوس ہوا کہ کمرے میں کوئی آیا ہے۔اس نے سوچا ضرور نوال آئی ہو گی اس لیے وہ سر جھکائے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگ گئی۔جب اس نے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو اسے جھٹکا۔اس کے سامنے نوال نہیں نازنین کھڑی تھی۔اس کے چہرے کے تاثرات گھمبیر دکھائی دیتے تھے مگر زینب نے اس کے تاثرات پر دھیان نہیں دیا۔وہ فوراً سے اٹھی اور نازنین کے گلے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"نازنین تم نہیں جانتی میں نے تمہیں کتنا مس کیا؟تم نہیں جانتی ہو میرے ساتھ کیا ہوا۔یہ لوگ میری زبردستی شادی کروا رہے ہیں۔اشفاق بھائی مجھ سے مزید بدگمان ہو گئے ہیں انہیں لگتا ہے۔۔۔۔۔"

زینب کی چلتی زبان ایک دم رک گئی جب اس نے دیکھا کہ نازنین اسے خود سے الگ کر رہی تھی۔زینب آنکھوں میں حیرت لیے اس سے الگ ہو گئی اور نازنین کا چہرہ دیکھا جس کے چہرے پر ملال صاف ظاہر تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔زینب نے نازنین کے حلیے پر غور کیا۔اس کا حلیہ کہیں سے یہ نہیں بتا رہا تھا کہ وہ اس کی شادی میں شرکت کرنے آئی ہے۔

"کیا ہوا نازنین؟" زینب نے پریشانی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔نازنین نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"زینب آج میں تمہارا امتحان لینے آئی ہوں۔ تمہارے پاس بس دو راستے ہیں تمہیں سیک کو چننا ہے۔" نازنین نے سپاٹ انداز میں کہا۔ نازنین آگے مزید بولتی رہی جسے سن کر زینب کا چہرہ فق ہو گیا۔

****

پھولوں سے لدی گاڑی زینب کے گھر کے پورچ میں رکی۔ سب سے پہلے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر سے نمرہ اتری۔ گاڑی سے اتر کر وہ تیزی سے اندر چلی گئی۔ اس کے بعد زینب اتری اور گاڑی کی دوسری جانب جا کر دروازہ کھولا۔ بیک سیٹ پر بیٹھی عزاہ گاڑی سے باہر نکلی اور زینب کے ہمراہ آگے بڑھ گئی۔

اشفاق کو شایان کے تیور صحیح نہیں لگے تھے۔اسی لیے اشفاق نے آج ہی عزاہ کی رخصتی کروادی۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی قسم کی کوئی تاخیر ہو۔ہال میں موجود سب لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ اشفاق نے بیٹی کی رخصتی دولہا کے بغیر کر دی ہے۔ہال میں خوب چہ مگوئیاں اٹھی جس کی آوازیں عزاہ کے کانوں میں اچھے سے پہنچی۔اس کا دل چاہا کہ وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔اس کے دل میں ایک دفعہ پھر عالیہ کی نفرت جاگی۔عالیہ گھر سے بھاگ جانے کے باوجود لوگوں کی باتوں سے بچی ہوئی تھی اور وہ بے گناہ ہو کر بھی اس مجمعے میں مجرم بنی کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

جب عزاہ گھر کے اندر آئی تو اس نے دیکھا گھر کے تمام ملازمین قطار سے کھڑے تھے۔ملازموں کے ہاتھوں میں پھولوں سے بھری پلیٹیں پکڑے تھیں جو انہوں نے دلہن کے استقبال کے لیے پکڑی تھی۔عزاہ کے دل کو کچھ ہوا جب ملازمین اسے مہمان سمجھ کر نظر انداز کر گئے اور گردن اٹھا اٹھا کر دلہن کے آنے کا انتظار

کرنے لگ گئے۔ان کو معلوم نہیں تھا کہ شایان کی دلہن گھر میں آچکی ہے۔زینب نے آگے بڑھتے ہوئے ملازموں کو حکم دیا۔

"تم لوگ یہ پلیٹیں کچن میں رکھ دو اور اپنے اپنے کوارٹر میں چلے جاؤ۔"

ملازمین تذبذب کا شکار ہو گئے۔یہ لوگ تو شایان صاحب کی دلہن لینے گئے تھے اور بغیر دلہن لیے ہی واپس آگئے۔زینب انہیں یوں دیکھتا پا کر تھوڑے غصے میں بولی۔

"میری شکل کیا دیکھ رہے ہو؟سنائی نہیں دیا تم لوگوں کو؟"

www.novelsclubb.com

ایک لمحے بعد تمام ملازمین وہاں سے غائب تھے۔زینب عزاہ کو لے کر شایان کے کمرے میں چلی گئی۔

عزاہ نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا تو ایک پل کے لیے سب کچھ بھول گئی۔ کمرے کو اتنے حسین طرح سے سجایا گیا تھا کہ عزاہ پلک تک نہ جھپک پائی۔پورس کمرہ پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ان پھولوں کو بہت مہارت سے سجایا گیا تھا۔اس کمرے کو اس وجہ سے بھی ممتاز حیثیت حاصل تھی کیونکہ یہ کمرہ شایان کا تھا۔ زینب اسے بول کر چلی گئی کہ "میں آرام کرنے جا رہی ہوں تم بھی آرام کرو۔" عزاہ نے ان کی بات سنی ہی نہیں تھی۔وہ کھوئے ہوئے سے انداز میں سر گھما گھما کر کمرے کا جائزہ لے رہی تھی اور چیزیں پکڑ پکڑ کر دیکھ رہی تھی۔عزاہ کی نظریں جب بیڈ کے تاج پر گئی تو وہ فورا کمرے میں پھیلے اس سحر سے باہر نکلی۔

www.novelsclubb.com

بیڈ کے تاج کے عین اوپر ایک تصویر لگی ہوئی تھی۔ وہ تصویر عالیہ کی تھی جو ایک بڑے فریم میں لگی تھی۔ تصویر ایک کھلا اعلان تھی کہ اس کا راج اس کمرے میں نہ ہونے کے باوجود قائم ہے۔ کمرے کی سجاوٹ یکدم ماند پڑ گئی۔ عزاہ کو اس تصویر نے کچھ کہے بغیر بتادیا کہ عزاہ کی حیثیت یہاں پر کیا ہے۔ یہ سجاوٹیں عزاہ کے استقبال کے لیے نہیں بلکہ تصویر میں کھڑی سنہری آنکھوں کے لیے تھی۔ عزاہ چلتی چلتی تصویر کے بالکل پاس آگئی۔ اس میں عالیہ کا مسکراتا ہوا چہرہ واضح تھا جو عزاہ کو زہر لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور شایان کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کا چہرہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ شدید غصے میں ہے۔ اس کی کن پٹی کی رگیں غصے کی شدت میں ابھری ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ شایان کو اندر آتا دیکھ کر عزاہ لاشعوری طور پر اس کی جانب مڑی۔

شایان نے جب بیڈ کی دوسری طرف عزاہ کو دیکھا تو اس کے چہرے پر کچھ پل کے لیے حیرانگی پھیلی پھر اس حیرانگی کی جگہ غصے نے لے لیا۔ شایان عزاہ کی جانب بڑھا اور اس کی کہنی پکڑ کر پوچھنے لگا۔

"تمہیں میرے گھر میں گھسنے کس نے دیا؟" شایان اس قدر غصے میں تھا کہ عزاہ کو اس کے ہاتھ بھی کانپتے محسوس ہو رہے تھے۔

"وہ پھپھو۔۔" ابھی عزاہ کا جملہ مکمل ہوا نہیں تھا کہ شایان دوبارہ

بولا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ماما لے کر آئی ہیں! مجھے یقین نہیں ہوتا ہے۔" شایان نے اپنا چہرہ نیچے کیا اور ماتھے کو چھوا پھر یکدم اس نے چہرہ اٹھایا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ "تمہارے باپ نے تمہیں یوں جانے دیا۔ ویسے تو بہت غرور تھا انہیں اور اب دیکھو بغیر دولہا کے ہی اپنی بیٹی کی رخصتی کر دی۔"

شایان کے ہونٹوں سے مسکراہٹ سمٹی۔

"لیکن میں تمہیں اس گھر میں نہیں رہنے دوں گا۔ تم ابھی اور اسی وقت اپنے گھر واپس جاؤ گی۔ تم سے نکاح کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا۔ تمہیں اپنی ساری زندگی اپنے گھمنڈی باپ کے گھر ہی گزارنی ہو گی۔ چلو نکلو"

شایان نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کی جانب اشارہ کیا مگر عزاہ ہٹی نہیں۔وہ یونہی شایان کے سامنے کھڑی اسے ناسمجھی سے دیکھتی رہی۔

"تم نے سنا نہیں!"

"شایان آپ۔۔۔۔"ایک دفعہ دوبارہ عزاہ کی بات درمیان میں رہ گئی۔شایان نے عزاہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے سے باہر لے جانے لگا۔شایان کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ عزاہ سے قدم بھی اٹھائے نہیں جا رہے تھے۔شایان اسے یونہی پکڑے گھر کے دروازے تک پہنچ گیا۔اس نے عزاہ کو دھکا دیں کر گھر سے باہر نکال دیا۔

"تم اب جا سکتی ہو۔" یہ کہہ وہ دروازہ بند کرنے لگا تھا کہ عزاہ پھرتی سے اس کے پاس آئی اور دروازے کو پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔

"پلیز شایان ایسا نہ کرو۔ میں کیسے جاؤ گی" شایان کی آنکھوں سے آنسو بہل بہل کر جا رہے تھی لیکن اس کی بھری ہوئی نم آواز شایان کے دل کو پگھلا نہ سکی ہاں اگر یہی آنسو عالیہ کی آنکھوں سے نکل رہے ہوتے تو شایان اس وقت تڑپ رہا ہوتا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بات تمہارے باپ کو تمہاری شادی مجھ سے کروانے سے پہلے سوچنی چاہیے تھے۔" یہ کہہ کر شایان نے دوبارہ دروازہ بند کرنے کی کوشش کی۔

"تم بتاؤ اتنی رات کو میں کہاں جاؤں گی۔ تم جانتے ہو رات کے وقت میرا یوں جانا محفوظ نہیں ہے۔ خدا کے لیے مجھے یوں نہ نکالو۔ مجھے اگر بھیجنا ہی ہے تو ڈرائیور کے ساتھ بھیج دو۔" شایان کے دروازہ بند کرتے ہاتھ ایک پل میں ہی رک گئے۔ اس کے سامنے اس کے ماضی کی سب سے تلخ رات کا منظر گھوم گیا۔

اس کی گرفت دروازے پر سے ہلکی ہوئی۔ اس نے دروازہ کھول دیا اور عزاہ کو اندر آنے کا راستہ دیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ جیسے ہی اندر آئی شایان کی کھوئی ہوئی نم سی آواز اس کی سماعتوں میں گونجی۔

"کمرے میں چلی جاؤ اور باہر نکلنے کی ہمت نہ کرنا۔"

اس کے بعد شایان رکا نہیں بلکہ لان کی جانب چل دیا۔

عزاہ بھی بغیر کچھ کہے فوراً کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر میں موت کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ جس گھر میں شادی کی رونقیں سنبھالنے سے نہیں سنبھل رہی تھی، اب اس گھر میں ماتم کا سما تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھر کے اندر آؤ تو گھر کے مکین اس وقت افسردہ تھے۔اشفاق عزاہ کی رخصتی کے بعد جیسے ہی گھر آئیں انہوں نے خود کو کمرے میں بند کر دیا۔نوال کمرے میں نہیں گئیں ان کے اندر ہمت نہیں تھی کہ وہ اشفاق کی ملامتی نگاہوں کا سامنا کر پاتیں۔

نوال کچن میں میز کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھیں تھیں۔انہوں نے ایک کندھا میز پر رکھے ہاتھ کو چہرے سے ٹکایا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے میز پر اندیکھی لکیریں کھینچ رہی تھیں۔انہوں نے ابھی تک کپڑے بھی چینج نہیں کیے تھے۔وہ ابھی تک اسی حلیے میں بیٹھی تھی۔ام ہانی ابھی کچھ دیر پہلے انہیں تسلیاں دیں کر گئی تھی۔ام ہانی کا طنزیہ لہجہ اس پریشانی میں تھوڑا بدل گیا تھا۔وہ بھی اپنی بہن کو پریشان دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

نوال کو ام ہانی کے دلاسوں سے تسلی نہیں ہوئی تھی۔انہیں لوگوں کے طنز و طعنوں کا خوف ابھی تک بری طرح کھایا جا رہا تھا۔ان کا دل مامتا کے ہاتھوں بے چین تھا۔آخر عالیہ نے کچھ بھی کیا ہو وہ تھی تو ان کی اولاد ہی۔انہیں عالیہ کی فکر ہو رہی تھی۔جانے اس کے ساتھ کیا ہوا ہوگا۔

اچانک کچن میں آہٹ ہوئی۔نوال نے سر اٹھا کر دیکھا تو انہیں جائی یانہ دکھائی دی۔اس نے اپنے کپڑے چینج کر کے گھر کے استعمال کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔بالوں کی پونی بنا کر اور سارا میک اپ صاف کر کے وہ اپنے عام حلیے میں تھی۔وہ نوال کے سامنے والی کرسی کو کھینچ کر بیٹھ گئی اور نوال کو دیکھنے لگی۔کچھ لمحے خاموشی کے نذر ہو گئے۔پھر جائی یانہ کی جذبات سے عاری آواز پورے کچن میں گونجی۔

"اب کیا ہو گا؟"نوال نے اس کے سوال پر کندھے اچکا دیے۔

"معلوم نہیں۔"

"عالیہ آپی کا کیا حال ہو گا؟"

"ماں باپ کے گلے میں ذلت کا طوق ڈال کر وہ خود بھی کبھی خوش نہیں رہے گی۔"نوال نے جیسے موسم کی پیشنگوئی کی۔جائی یا نہ خاموش ہو گئی۔کچھ دیر بعد جب جائی یا نہ دوبارہ بولی تو اس کے لہجے میں جھجھک واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

"اماں کیا آپی نے کبھی آپ کو کہا تھا کہ وہ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی ہے؟"

نوال نے اس کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ ماضی کے ایک لمحے میں کھو گئی۔ یہ اس دن کی بات ہے جب زینب شادی کی تاریخ طے کر کے گئی تھی۔ جب زینب چلی گئی تھی تو نوال نے اپنے سارے کام نپٹا دیے اور آرام کی غرض سے اپنے بیڈ روم آگئی۔ اشفاق کسی ضروری کام کے سلسلے میں گھر سے باہر تھے۔ ابھی نوال لیٹی ہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ انہوں نے آنے والے کو کمرے میں آنے کی اجازت دی تو انہیں عالیہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کمرے میں اندر آتی دکھائی دی۔ اس نے اسکن کلر کا عام جوڑا پہنا ہوا تھا۔ بالوں کو ایک ڈھیلے جوڑے میں باندھا ہوا تھا۔ عالیہ خاموشی سے بیڈ کے پاس آئی اور بیڈ کے کونے میں

www.novelsclubb.com

بیٹھ گئی۔نوال بھی اٹھ کر بیٹھ گئی۔عالیہ کم ہی اس وقت ان کے کمرے میں آیا کرتی تھی۔

"وہ اماں۔۔"عالیہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"ہاں بولو!"

"وہ کیا آپ شایان والے رشتے سے انکار نہیں کر سکتی ہے۔"عالیہ نے اپنی ساری ہمت جمع کی اور بات کہہ ڈالی۔وہ جانتی تھی کہ سامنے والے کا یہ بات سن کر کیا ری ایکشن ہو گا۔

www.novelsclubb.com

نوال کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔اگلے لمحے آنکھوں میں حیرت کی جگہ طیش نے لے لی۔

"کیا بکواس ہے یہ عالیہ؟چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی جاؤ۔"نوال یہ کہہ کر لیٹ گئی۔

"مگر اماں۔۔"نوال نے عالیہ کی بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"بس مجھے اور کچھ نہیں سننا ہے۔"عالیہ کچھ دیر تک بیڈ پر بیٹھی رہی۔ نوال نے کروٹ لے کر اپنا منہ چھپالیا۔جب عالیہ سمجھ گئی کہ اماں اب کچھ نہیں سنیں گی تو وہ بوجھل دل کے ساتھ کمرے سے نکل گئی۔

وہ لمحہ ختم ہوا اور نوال اپنے حال میں واپس آگئی۔

"وہ کچھ کہنے کے لیے آئی تھی مگر میں نے اس کی بات نہیں سنی۔"

جائی یانہ نے کچھ نہیں کہا بس خاموشی سے میز پر انگلی گھماتی رہی۔

بہت دیر بعد جائی یانہ نے ماحول میں قائم سکوت کو دوبارہ توڑا۔

www.novelsclubb.com

"اماں آپ کو نہیں لگتا بعض اوقات اولاد کی بھی سن لینی چاہیے۔ کیا

پتہ اس کو وہ پتہ ہو جو بڑوں کو نہ پتہ ہو۔"

"میں نے جو بھی کیا اس کی بھلائی کے لیے کیا۔اس نے خود اپنے ساتھ ظلم کیا ہے۔"نوال نے نم آواز سے کہا۔

"ظلم تو آپ نے بھی کیا آپی کے ساتھ ان کی مرضی نہ پوچھ کر۔جو حق خدا نے انہیں دیا تھا اسے آپ نے کیوں چھین لیا؟" جائی یانہ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔جو بھی تھا عالیہ اس کی بہن تھی۔سالوں کا ساتھ اس طرح کیسے ٹوٹ گیا۔

"اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کے لیے کیا صحیح ہے اور کیا غلط؟ ہاں خدا نے عورت کو حق دیا ہے مگر یہاں پر کون عورت سے پوچھتا ہے؟ ہمارے بڑوں نے کبھی بھی بیٹیوں سے نہیں پوچھا ہے۔ہمارے خاندان میں یہی اصول ہے۔میرے ماں باپ نے بھی مجھ سے نہیں پوچھا تھا اور دیکھو تمہارے بابا اور میں نے اتنے سال ساتھ گزار دیے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نوال کی آنکھوں سے ایک آنسو نکلا جسے انہوں نے بے دردی انگلیوں سے رگڑ دیا۔

جائی یانہ کچھ دیر تک نوال کو دیکھتی رہی۔

"کیا اس ساتھ میں خوشیاں شامل تھیں؟"

www.novelsclubb.com

اس بات نے نوال کو لاجواب کر دیا۔ کچھ دیر تک وہ جواب تلاش کرتی رہی۔

"خوش رہنا ہی سب کچھ نہیں ہوتا ہے۔بس سر پر چھت ہونی چاہیے اور دو وقت کی روٹی مل جانی چاہیے۔وہی بہت ہوتا ہے۔"نوال نے نظریں چرا کر جواب دیا۔

"عالیہ آپی۔۔۔" جائی یانہ کچھ کہنے والی تھی کہ اسے اپنے پیچھے اشفاق کی گرج دار آواز سنائی دی۔

"بس بہت ہو گیا!"نوال اور جائی یانہ نے آواز کا تعاقب کیا تو انہیں اشفاق صاحب کچن کے دروازے پر کھڑے ملے۔انہوں نے بھی ابھی تک کپڑے چینج نہیں کیے تھے۔ان کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔وہ دو قدم آگے آئیں اور کاٹ دار آواز میں بولیں۔

"اب اگر کسی نے اس گھر میں عالیہ کا نام بھی لیا تو اس کی زبان کاٹ دوں گا میں ! ہمارا اب اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اب میں اس بارے میں کوئی بات دوبارہ نہ سنوں۔" اشفاق اپنی بات کہہ کر کچن سے باہر چلے گئے۔ پیچھے جائی یانہ اور نوال بے بسی کی تصویر بنی کھڑی رہ گئیں۔

****

عزاہ کے کمرے میں پہنچنے کے ایک گھنٹے بعد شایان واپس آیا۔جب وہ واپس آیا تو اس نے عزاہ کو بیڈ پر بیٹھا دیکھا۔عزاہ اپنے گھٹنوں کو سینے سے لگائے آگے کی جانب دیکھ رہی تھی جب شایان کمرے میں آیا۔اس نے اپنی نظروں کا

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رخ شایان کی جانب کر دیا وہ خاموشی سے آگے بڑھا۔شایان کی آنکھوں میں ایک سرد سا تاثر تھا۔عزاہ کو اس سے خوف سا آیا۔شایان عزاہ کے سر پر پہنچ گیا۔

"میں نے آج تمہیں جانے کا موقع دیا تھا لیکن تم نہیں گئی۔"

شایان بھی بیڈ پر عزاہ کی جانب رخ کر کے بیٹھ گیا۔عزاہ اور شایان دونوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم نہیں گئی اور اب تم ساری زندگی اسی بات پر افسوس کرو گی۔"

شایان کا چہرہ سفاک دکھائی دیا۔"تم میری مرضی سے میری زندگی میں نہیں آئی ہو لیکن یہاں تم میری مرضی کے مطابق رہو گی۔"

اس کے بعد شایان نے اپنا چہرہ کچھ آگے کو کیا۔

"اب جانے کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔ تم یہی میرے ساتھ رہو گی۔ میری غلام بن کر!" آخری الفاظ شایان نے توڑ توڑ کر ادا کیے۔ شایان اتنا کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا اور بستر کی دوسری جانب چلا گیا۔ وہ بیڈ پر عزاہ کی جانب پشت کر کے لیٹ گیا۔

عزاہ شایان کی پشت تکتی رہ گئی۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا آخر شایان اس سے چاہتا کیا تھا۔ کچھ دیر پہلے شایان اسے گھر سے نکال دینا چاہتا تھا اور اب شایان اسے ساری زندگی اسے قید رکھنا چاہتا تھا۔ آخر یہ سب تھا کیا؟؟

****

مریم مہمانوں کی میزبانی میں مگن تھیں کہ انہوں نے اشفاق کو گھر کے اندر داخل ہوتے دیکھا۔انہوں نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔وہ سیدھا مریم کے پاس آئے اور ہلکی آواز میں مریم سے پوچھا۔

"چچی مولوی صاحب آگئے ہیں! انہیں اندر بھیجوں؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں دس منٹ کے لیے رک جاؤ۔ میں ذرا زینب کو دیکھ لوں کہ وہ تیار ہو گئی ہے کہ نہیں؟"

مریم کی بات سن کر اشفاق نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا اور باہر چلے گئے۔
مریم زینب کے کمرے میں جانے والی تھی کہ ان کی نظر دور کھڑی نوال پر پڑی۔
مریم نے نوال کو اشارے سے اپنے پاس بلایا اور ہلکی آواز میں ساری بات سمجھا کر زینب کے کمرے میں بھیج دیا۔

www.novelsclubb.com

نوال مہمانوں کے رش سے نکلتی ہوئی زینب کے کمرے میں پہنچ گئی۔
ابھی اس نے زینب کے کمرے کا دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کسی

نے کمرے کا دروازہ اندر سے کھول دیا۔نوال کچھ پیچھے ہوئی تو اس نے دیکھا نازنین کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔نازنین زینب سے ملنے دو تین دفعہ ان کے گھر آئی تھی۔اس لیے نوال نازنین کو اچھے سے جانتی تھی۔نازنین تنے ہوئے چہرے کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی اور نوال سے بات کیے بغیر آگے کی جانب بڑھ گئی۔نوال نے نازنین کو روکنا چاہا مگر اس کے چہرے کے تاثرات نوال کو کچھ صحیح نہیں لگے تھے۔نوال کمرے کے اندر گئی تو اس نے زینب کو سکتے کے عالم میں کھڑا دیکھا۔اس کی نظریں ابھی تک دروازے کی جانب تھی۔

نوال سیدھا زینب کے پاس آئی اور زینب سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری دوست اتنے غصے میں کیوں گئی ہے؟" زینب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس نے یہ بات سنی ہی نہیں تھی۔ وہ ابھی بھی دروازے کو تک رہی تھی۔

نوال نے اسے یوں دیکھ کر کندھے سے جھنجھوڑا۔ زینب ایک دم حال میں آئی اور نوال کو دیکھا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟"

www.novelsclubb.com

زینب نے فوراً خود کو سنبھالا۔

"کچھ نہیں بس۔ تم کسی کام سے آئی ہو۔"

نوال نے فوراً ماتھے کو چھوا۔

"ہاں امی پوچھ رہی ہیں تم تیار ہو؟ اگر تم تیار ہو تو مولوی صاحب کو نکاح پڑھوانے کے لیے اندر بھیج دیں؟"

"نکاح؟ مولوی صاحب؟"

www.novelsclubb.com

زینب نے حیرت سے یہ الفاظ ادا کیے۔ ایسا لگ رہا تھا وہ مکمل طور پر بھول گئی تھی کہ آج اس کا نکاح ہے۔

ابھی وہ نوال کو کچھ کہتی مریم اندر آگئی اور عجلت میں پوچھا۔

"سب ٹھیک ہے نا نوال؟"

"جی امی مجھے تو زینب تیار ہی لگ رہی ہے آپ دیکھ لیں۔" نوال نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں بس صحیح ہے۔ایسا کرو ایک چادر لا کر اسے اوڑھا دو اور اس کا چہرہ بھی چھپا دینا۔میں تب تک تمہارے ابو کو بول دوں کہ وہ مولوی صاحب کے ساتھ اندر آجائیں۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

مریم جتنی عجلت میں آئی تھیں اتنی عجلت میں چلی گئیں۔زینب تھک کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔نوال اس کی الماری میں چادر ڈھونڈنے لگی۔آخرکار نوال کو زینب کی چادر مل گئی۔

زینب نے نوال کو اس کے اوپر چادر اوڑھاتے دیکھا۔اسی وقت مریم چچی اور نگینہ آنٹی کمرے کے اندر آئیں۔نگینہ آنٹی اس پر صدقے واری جارہی تھی مگر اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔کچھ دیر بعد مرد حضرات مولوی صاحب کے ہمراہ کمرے میں داخل ہوگئے۔مولوی صاحب کے بیٹھنے کے لیے باہر سے ایک کرسی منگوائی گئی۔کرسی آنے کے بعد مولوی صاحب کرسی پر بیٹھ گئے۔نکاح کی رسم شروع ہوگئی۔کمرے میں ایک مقدس خاموشی چھا گئی۔بس مولوی صاحب کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

ان سب کو چھوڑ کر اگر زینب کو دیکھو تو وہ ذہنی طور کہیں اور غم تھی۔
اس کی سننے کی صلاحیت اسے حال کی بجائے ماضی کی آوازیں سنوا رہی تھی۔

("زینب میں جانتی ہوں تم مجھے انکار نہیں کرو گی" نازنین کی آواز گونجی۔)

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب زینب سے اس کی رضا مندی پوچھ رہے تھے۔ یہ سب کچھ کرنے سے پہلے کسی نے بھی زینب کی رضا مندی نہیں پوچھی تھی اور اب عین وقت پر اس کی رضامندی اتنی اہم بن گئی کہ سب لوگ کان لگائے کھڑے تھے۔

("میں تم سے آج بہت بڑی چیز مانگ رہی ہوں۔")

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"مولوی صاحب نے اس کو کوئی جواب نہ دیتا دیکھ کر دوبارہ پوچھا۔

زینب انکار کر دینا چاہتی تھی۔جو کچھ نازنین نے کہا تھا اس کے بعد تو وہ بالکل بھی تیار نہیں تھی۔اس نے انکار کرنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ یکدم مردوں میں سے ایک مرد اس کی طرف بڑھا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"بولو زینب تمہیں قبول ہے۔" زینب سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھا۔ وہ مرد کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا بھائی تھا۔ زینب نے اپنے بھائی کی آنکھوں میں جھانکا تو اسے صرف اپنائیت دکھائی دی۔ اشفاق کے ہاتھوں میں زندہ رکھنے والی گرمائش تھی۔ زینب کو اپنے سر پر رکھا یہ ہاتھ ایک ڈھال معلوم ہوا۔ وہ انکار کرنے والی تھی مگر اب وہ منع کیسے کر سکتی تھی۔ اس دنیا میں موجود اس کے سب سے عزیز مرد نے اس سے کچھ مانگا تھا۔ وہ اس مرد کی خاطر اپنی جان قربان کر سکتی تھی۔ دوست کی دوستی قربان کرنا تو انتہائی معمولی کام تھی۔

"قبول ہے!"

www.novelsclubb.com

زینب نے بھری ہوئی آواز میں کہا۔ بالآخر ان سب چیزوں کے ہونے کے بعد اسے اپنا بھائی مل گیا۔ وہ ساری زندگی تپتی دھوپ میں دوڑی تھی۔ اس کے بھائی کا ہاتھ اسے چھاؤں جیسا لگ رہا تھا۔

کمرے میں موجود سب لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ مولوی صاحب نے دو بار مزید پوچھا جس کا زینب نے مثبت جواب دیا۔ نکاح کے بعد لوگوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اس کے بعد کمرے سے رش ہٹتا گیا۔ اچانک اشفاق نے بھی زینب کے سر پر سے ہاتھ اٹھالیا۔ زینب یک دم چونک گئی کیونکہ اشفاق نے جتنی شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا، اٹھاتے ہوئے اسے وہ شفقت محسوس نہیں ہو پائی تھی۔ اس نے گردن اٹھا کر اپنے بھائی کو دیکھا۔ اس کے بھائی کی آنکھیں اس اپنائیت سے بالکل خالی تھیں جو کچھ پہلے جھلک رہی تھی۔ اب اس کی جگہ حقارت نے لے لی تھی۔

www.novelsclubb.com

" کبھی ہمیں ذلیل کروانے کا موقع نہ چھوڑنا۔" اشفاق اپنے لہجے کا زہر زینب کے کانوں میں ڈال کر چلے گئے۔ زینب نے دیکھا جاتے جاتے اشفاق اپنے ہاتھ کو اس طرح جھٹک رہے تھے جیسے انہوں نے کسی ناپاک شے کو پکڑ لیا ہو۔ زینب کا دل کسی نے مٹھی میں قید کر لیا تھا۔ تو کیا وہ سب کچھ فریب تھا؟

زینب نے جتنی جلدی خوابوں کا محل تعمیر کیا تھا وہ تو پل میں زمین بوس ہو گیا تھا۔ اشفاق کی جھوٹی محبت کو اپنا مان کر اس نے اپنی سب سے بہترین دوست گنوا دی تھی۔ اسے اتنی مشکل سے مخلص شخص ملا تھا جسے زینب نے لالچی بن کر گنوا دیا تھا۔

اس نے اپنی نازنین کو گنوا دیا تھا۔

****

اگلی صبح جب عزاہ کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو شایان کے بیڈ پر پایا۔ کچھ پل کے لیے اس کا دماغ بالکل خالی رہا۔ پھر آہستہ آہستہ رات میں ہوئے تماشے اس کے ذہن میں ابھرنے لگے۔ عزاہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ رات کو نجانے کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ پھر اس نے چاروں طرف نظریں دوڑا کر شایان کو ڈھونڈا۔ شایان کمرے میں موجود نہیں تھا پھر جب اس کی نگاہ باتھ روم پر گئی تو وہ سمجھ گئی کہ شایان ضرور باتھ روم میں ہو گا۔

عزاہ نے اپنا سر ہاتھوں پر گرا لیا۔اس نے ابھی تک رات والا سوٹ پہنا ہوا تھا۔اس کے بال جو رات تک سلیقے سے سیٹ تھے اب بری طرح الجھ گئے تھے۔منہ پر میک اپ ابھی تک سیٹ تھا. عزاہ کو اپنا سر دکھتا محسوس ہوا۔کل کی رات کتنی بڑی تھی۔عزاہ کو یقین نہیں آرہا تھا کہ ایک رات میں اتنی تبدیلیاں کیسے آسکتی تھیں۔وہ سوچتی تھی کہ اس کا اور شایان کا ساتھ ناممکن ہے لیکن خدا کے لیے تو کچھ بھی ناممکن نہیں ہوتا۔اس کے بس کن کہنے سے ساری دنیا کا نظام پلٹ سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ یونہی بیٹھے ہوئے سب کچھ سوچ رہی تھی کہ اچانک باتھ روم کا دروازہ کھلا اور شایان اندر آیا۔اس نے گرے رنگ کی شرٹ پر کالی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔وہ اپنے گیلے بالوں کو سفید رنگ کے تولیے سے سکھا رہا تھا۔عزاہ بھی بیڈ

پر سے کھڑی ہو گئی اور باتھ روم کی جانب جانے لگی۔ شایان باتھ روم کے دروازے کے ساتھ رکھی ڈریسنگ ٹیبل پر کھڑا ہو گیا اور کنگا نکالنے لگا۔ اس نے تولیے کو صوفے پر پھینک دیا تھا۔ عزاہ نے باتھ روم کے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور ایک نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے شایان کو دیکھا۔ اسی وقت شایان نے بھی عزاہ کو دیکھا۔ دونوں کی نظریں ایک پل کے لیے ٹکرائی پھر شایان نے اپنی نگاہیں موڑلی۔ شایان کی نظریں عزاہ کو دیکھتے ہوئے بالکل خالی تھی۔ ان میں کوئی بھی تاثر نہیں تھا۔ عزاہ نے اپنا سر جھٹکا اور باتھ روم میں چلی گئی۔ دوسری طرف شایان نے کنگا بہت زور سے ڈریسنگ ٹیبل پر پٹک دیا۔ جانے کیوں عزاہ کی آنکھوں نے اسے ایک بار پھر عالیہ کی یاد دلا دی تھی۔ دونوں کی آنکھیں کتنی ملتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

آہ اس نے آج کے دن کے بارے میں کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا تھا۔

اسے لگا تھا آج کی صبح اس کی زندگی کی حسین ترین صبح ہو گی مگر اس کو آج کی صبح اپنی زندگی کی بدترین صبح لگ رہی تھی۔ قسمت آخر اس پر مہربان کیوں نہیں تھی۔

****

آج کی صبح عالیہ کی زندگی کی حسین ترین صبح تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ روم کی کھڑکی سے جھانکتی ہوئی یہ بات سوچ رہی تھی۔ اس نے کھلتے ہوئے لال رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی جو اس کے پیروں کو چھو رہی تھی۔

چہرہ میک اپ سے ڈھکا ہوا تھا اور بالوں کو کرل کر کے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔اس کی ہونٹوں کی مسکراہٹ اسے مزید حسین بنا رہی تھی۔عالیہ کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ خوشی کے نشے میں جھوم اٹھے تا کہ سب کو پتہ چل جائے اسے آریان جیسا ہمسفر ملا ہے۔ اسے اپنے کمرے میں کھانا پکنے کی خوشبو آرہی تھی۔آریان اپنے اور عالیہ کے لیے ناشتہ بنا رہا تھا۔

عالیہ نے ہاتھ تھوڑا اوپر کر کے انگلی میں میں موجود انگوٹھی کو دیکھا۔کیا قسمت اتنی اچھی بھی ہو سکتی ہے۔کیا ایک رات کسی کی زندگی اتنی بدل سکتی ہے۔ ہاں اس کے سارے خونی رشتے اس سے چھن گئے تھے مگر ان کے عوض اسے آریان ملا تھا۔جو عالیہ کے نزدیک کسی انعام سے کم نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

آریان نکاح کرنے کے بعد عالیہ کو اپنے آپارٹمنٹ میں لے آیا تھا۔

عالیہ کو تھوڑی حیرت ہوئی کیونکہ پہلے آریان نے عالیہ کو کہا تھا کہ وہ دونوں نکاح کے بعد آریان کی امی کے پاس ان کے گھر جائیں گے مگر ان کی گاڑی تو ایک عمارت کے پارکنگ ایریا میں رکی تھی۔

عالیہ کی حیرانگی آریان سے چھپی نہ رہ سکی۔اس نے عالیہ کے پوچھنے سے پہلے ہی اسے بتادیا۔

"ابھی ہم میرے اپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔میں تمہیں گھر لے تو جاؤ مگر میرے اندر اتنی ہمت نہیں ہے کہ ماما کا غصہ سہہ سکوں۔جب میں حالات کو کچھ بہتر سمجھوں گا تو خود ہی انہیں بتادوں گا۔"

آریان یہ کہہ کر گاڑی میں سے باہر نکل گیا لیکن عالیہ ابھی بھی تذبذب کا شکار تھی۔ پارکنگ ایریا سے اپارٹمنٹ کے بیڈروم میں آنے تک وہ اسی پریشانی میں مبتلا رہی تھی۔ آریان نے دوبارہ اس کی پریشانی بوجھ لی۔ اس نے پہلے عالیہ کو بیڈ پر بٹھایا اور پھر خود بیڈ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد اس نے عالیہ کے دونوں ہاتھ نرمی سے پکڑ لیے اور عالیہ کی سنہری آنکھوں میں دیکھا۔

"کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے؟ اگر ہے تو اتنی پریشان کیوں ہو؟" آریان کی آواز میں بلا کی نرمی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ بس مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہاری امی کو تمہارے بتانے سے پہلے پتہ چل گیا تو کیا ہو گا؟ وہ کہیں ہمیں غلط نہ سمجھ لیں۔" عالیہ نے ہلکی آواز میں اپنی پریشانی بتائی۔

"چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ تمہیں ہمیشہ اپنی قید میں رکھوں گا۔" آخری بات آریان نے عجیب لہجے میں کہی تھی لیکن عالیہ نے اس کے لہجے پر اتنا غور نہیں کیا۔ آریان کی باتوں نے اس کی پریشانی کو ہوا کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کھڑکی سے باہر دیکھتی جانے کتنی دیر تک اپنی سوچوں میں گم رہتی اگر اسے اپنے پیچھے سے دروازہ کھلنے کی آواز نہ آتی۔

عالیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی توقع کے عین مطابق آریان کھڑا تھا۔اس نے فیروزی رنگ کی شرٹ پر سفید رنگ کی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔اس نے سفید رنگ کا ایپرن پہنا ہوا تھا جس پر لال رنگ کی دھاریاں بنی ہوئی تھی۔وہ ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے کمرے کے اندر آیا اور ٹرے کو بیڈ پر رکھ دیا۔عالیہ آریان کی جانب بڑھ گئی۔آریان عالیہ کو دیکھ کر مسکرایا اور ایک طرف ہو کر عالیہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"میڈم!"عالیہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔وہ مسکراتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اب کھا کر بتائیں اس شیف نے کیسا آملیٹ بنایا ہے؟" آریان نے مصنوعی انکساری سے کہا۔

عالیہ نے چھری کانٹا پکڑا اور آملیٹ کی پلیٹ کو اپنے پاس کر کے پہلا نوالہ منہ میں ڈالا۔

"زبردست!" عالیہ نے نوالہ چباتے ہوئے کہا۔ آریان نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیا۔ پھر وہ عالیہ کے لیے ٹی پاٹ میں سے چائے نکالنے لگا۔ عالیہ آریان کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی کیا شایان اس کے اتنے نکھرے اٹھا سکتا تھا جتنے آریان اٹھا رہا تھا۔ نہیں وہ تو شاید کسی نہ کسی بات پر ابھی اسے بری طرح جھڑک رہا ہوتا اگر ان دونوں کی شادی ہوئی ہوتی۔

****

شایان صوفے پر بیٹھا اپنے موبائل میں کسی کو ای میل سینڈ کر رہا تھا کہ تبھی اس کی نظر عزاہ پر پڑی جو نہا دھو کر کپڑے چینج کر کے باتھ روم سے باہر نکلی تھی۔شایان نے سر جھٹک کر اپنی نظریں دوبارہ موبائل کی اسکرین پر مرکوز کرنا چاہی کہ اسی وقت اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔اس نے دوبارہ عزاہ کی طرف دیکھا جو اب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی کنگے سے اپنے گیلے بالوں کو سلجھا رہی تھی۔اس کی نظریں عزاہ کے جوڑے پر گئی جو نیوی بلو کلر کی شلوار قمیض تھی۔ اس پر مختلف رنگوں سے اچھا سا پرنٹ کیا ہوا تھا۔شایان کی آنکھیں لال ہو گئی۔وہ

www.novelsclubb.com

فوراً اُٹھا اور عزاہ کے کندھوں کو جارحیت سے اپنی طرف کیا۔ عزاہ اس اچانک آنے والی مصیبت پر بوکھلا گئی اور آنکھیں حیرت سے پھاڑے شایان کو دیکھنے لگی۔

"تمہیں کس نے اجازت دی کہ تم یہ والا سوٹ پہنو؟" شایان نے انتہائی غصے میں پوچھا۔

"یہ وارڈروب میں رکھا تو میں نے سوچا اسے پہن لوں۔" عزاہ نے ڈرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تمہارے لیے نہیں ہے۔" شایان غرایا۔ "ابھی جا کر اس سوٹ کو چینج کرو اور اس کی جگہ کوئی اور سوٹ پہنو اور اگر آئندہ کے بعد تم اس سوٹ کے

ارد گرد بھی دکھائی دی تو میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ ساری دنیا دیکھے گی۔"

شایان نے عزاہ پر غصہ کیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ عزاہ نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر پہلے اپنی نم سنہری آنکھوں کو دیکھا اور پھر اپنے کپڑوں کو دیکھا۔ یہ وہ فیری ٹیل تو نہیں تھی جو اس نے ساری عمر اپنے ذہن میں بنائی تھی۔ اس نے پیچھے مڑ کر عالیہ کی لگی تصویر کو دیکھا جو اس وقت عزاہ کی حالت کا مزاق اڑاتی محسوس ہو رہی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر کی طرف اب اگر ہم بڑھیں تو ان کی صبح اس قدر خاموش تھی کہ ایسا لگتا تھا گھر میں کوئی موجود نہیں ہے۔ ہر طرف بس سناٹوں کا

راج تھا۔ کچن سے آتی برتن رکھنے اور اٹھانے کی آوازیں گھر میں گونج رہی تھی۔ اگر کچن کی جانب بڑھو تو نوال اپنے تیار کیے ناشتے کو ٹرے اور ٹوکری میں رکھ رکی تھیں۔ ناشتے میں انڈہ، پراٹھے، حلوہ پوری اور نان چنے شامل تھے۔ اسی وقت جائی یانہ بھی کچن میں آگئی۔ اس کی آنکھیں سونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھی اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ کچن کی سلپ کے پاس آئی اور جگ میں سے پانی نکال کر پینے لگ گئی۔ اگر کوئی اور دن ہوتا تو نوال جائی یانہ کو اس کے حلیے پر ضرور ٹوکتی مگر آج کی صبح ان کا دل اس قدر بے زار تھا کہ انہوں نے جائی یانہ کے پے پر دھیان نہ دیا۔ انہوں نے سپاٹ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے آج ناشتہ لے کر جانا ہے۔" جائی یانہ کے حلق میں پانی اٹک گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا؟؟" جائی یانہ نے سنبھلنے کے بعد حیرت سے نوال کو دیکھا۔" کہاں ناشتہ لے کر جانا ہے؟"

"تمہاری پھپھو کی طرف۔ تم اکیلی ہی چلی جانا میرا من نہیں ہے اور تمہارے ابو کمرے سے باہر ہی نہیں نکل رہے ہیں۔ تمہاری ہانی خالہ کے سر میں درد ہے تو انہوں نے بھی جانے سے منع کر دیا ہے۔"

"لیکن میں اکیلی کس طرح جاؤں گی مجھے تو ڈرائیونگ بھی نہیں آتی ہے اور آپ خود بتائیں میں اکیلی جاتی اچھی لگوں گی؟" جائی یانہ نے مزاحمتی انداز میں کہا۔

"تم کیب منگوا کر چلی جانا جائی اور اب خدا کے لیے کوئی بحث نہ کرنا میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔" نوال نے تھکے تھکے سے انداز میں کہا۔

جائیانہ خاموش ہو گئی مگر اس کا ذہن ابھی تک اسی بات پر اٹکا ہوا تھا کہ یوں اکیلے ناشتہ لے کر جانا کتنا آکورڈ لگے گا۔ وہ تیار ہونے کے لیے کچن سے جانے لگی کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔

"اماں میں اپنی دوست نائلہ کو بھی لے کر چلی جاؤں؟" جائیانہ نے مڑ کر پوچھا

www.novelsclubb.com

"ہمم! جس کو لے کر جانا ہے، چلی جاؤ۔" نوال کی اجازت ملتے ہی
جائی یا نہ فوراً کمرے کی جانب بھاگی۔ نائلہ کل شادی پر بھی نہیں آئی تھی۔ اب
اسے نائلہ کو ہر حال میں منانا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ناشتہ لے کر پھپھو کے گھر
چلے۔ حالانکہ یہ ایک بہت مشکل کام تھا لیکن ناممکن تو نہیں تھا۔

****

سورج کی کرنیں جب کھڑکی کے شیشوں کو پار کر کے بیڈ پر سوئی زینب
کے چہرے سے ٹکرائی تو اس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ بیڈ پر کسمساتے ہوئے اٹھی۔ اس
نے لال رنگ کی کمبل اوڑھ رکھی تھی۔ اس نے اپنی آنکھ پر ہاتھ پھیرا اور دیوار پر
لگی گھڑی کو دیکھا۔ صبح کے سات بج چکے تھے۔ پھر زینب نے اپنے بیڈ کے ارد گرد

لگے پھولوں پر نظر دوڑائی۔سب پھولوں کے رنگ ایک دوسرے سے جدا تھے۔
پورے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے زینب کی نگاہ اپنے ساتھ لیٹے شخص پر پڑی جو
دوسری طرف منہ کر کے سو رہا تھا۔زینب کو بس اس شخص کی پشت دکھائی دیں
رہی تھی۔زینب اس شخص کی پشت کو تکتی رہی۔اس شخص کے ساتھ کل رات کو
زینب کا ایک مضبوط رشتہ بندھ گیا تھا۔

یہ شخص عمر تھا۔زینب کا شوہر!!

اسی پل عمر نے کروٹ بدلی اور اپنا رخ زینب کی جانب کیا۔عمر کے
نقوش کرخت اور شخصیت معمولی سی تھی۔اس نے آنکھ لمحے بھر کے لیے کھولی تو
اس نے زینب کو اسے ہی دیکھتا پایا۔اس نے آنکھ دوبارہ بند کرتے ہوئے نیند میں
ڈوبی آواز میں پوچھا۔

"آپ اتنی جلدی کیوں جاگ گئیں؟" عمر کی بات سن کر زینب نے جواب دیا۔

"ہمارے گھر میں ہم لوگ جلدی اٹھ جایا کرتے ہیں۔"

"اچھا لیکن ہم لوگ اتنی جلدی نہیں اٹھتے۔ ابھی ایک گھنٹہ باقی ہے۔ میری مانیں تو آپ دوبارہ سو جائیں۔ ویسے بھی آج ولیمہ ہے۔ اپنی کل کی تھکن اتار لیں۔" یہ کہنے کے بعد وہ دوبارہ سو گیا۔ زینب نے بھی سوچا کہ وہ اتنی جلدی تیار ہو کر کیا کریں گی۔ اس لیے وہ بھی لیٹ گئی۔ اگرچہ نیند اس کی آنکھوں سے غائب ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

زینب نے نکاح کے بعد اشفاق کو اپنے ارد گرد کہیں نہیں دیکھا تھا یہاں تک کہ رخصتی کے وقت بھی اسے اپنا بھائی کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔وہ نکاح سے لے مر عمر کے گھر پہ پہنچنے تک سارا راستہ پریشان رہی تھی۔اسے یہی خوف کھایا جارہا تھا کہ اس نے اپنی دوست کی بات نہیں مانی تھی۔اس کی دوست ایک آس لے کر اس کے پاس آئی تھی اور اس نے اپنی دوست کی آس توڑ دی۔وہ بھی بس اپنے بھائی کی جھوٹی محبت کے دھوکے میں۔

اسے یہ خوف بھی تھا کہ اپنی بہترین دوست کو گنوا کر اس نے جس شخص کا ہاتھ تھاما ہے۔کیا وہ شخص اس لائق بھی ہے کہ اس کے ساتھ زندگی گزاری جاسکے۔لیکن عمر کا رویہ رات سے لے کر اب تک زینب کے ساتھ اچھا تھا۔ وہ شکل سے جتنے سخت مزاج معلوم ہوتے تھے اتنے تھے نہیں۔وہ ایک نارمل

انسان کی طرح زینب سے اچھے سے بات کر رہے تھے۔اگر زینب کے پاس کوئی کہانیوں کا شہزادہ نہیں آیا تھا تو بھی زینب اس بات سے خوش تھی کہ اس کے نصیب میں کم از کم بد تمیز یا آوارہ انسان نہیں تھا۔زینب عمر کے رویے سے ہی جان گئی تھی کہ عمر ایک تمیز دار انسان ہے۔عمر کو دیکھ جانے کیوں اسے نازنین کا خیال آ رہا تھا۔ کاش اسے نازنین اور عمر دونوں مل جاتے۔اس سے نازنین کو چھینا نہ جاتا۔اس کی بیسٹ فرینڈ!!

****

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے آخر کار نائلہ کو منا ہی لیا۔ نائلہ کے گھر میں یوں دوستوں کے گھر جانا اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ شادی میں شرکت نہیں کر پائی تھی۔ نائلہ آج بھی بس جائی یانہ کے اتنے اصرار پر آ رہی تھی۔

جیسے ہی نائلہ نے اس کے ساتھ پر حامی بھری، جائی یانہ جلدی سے تیار ہو گئی۔ جائی یانہ نے کیب منگوا کر پہلے نائلہ کو اس کے گھر سے لیا۔ نائلہ کو ساتھ لے لینے کے بعد جائی یانہ نے کیب کا رخ زینب کے گھر کی طرف کروایا۔ جائی یانہ نے نائلہ کو راستے میں کل کی رات ہوئی ساری باتیں بتا دیں۔ نائلہ یہ باتیں سن کر کچھ شرمندہ ہوئی کیونکہ جب جائی یانہ نائلہ کو کال پر ساتھ چلنے کے لیے منا رہی تھی تو نائلہ بار بار منع کرتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ جائی یانہ اس کی بجائے اپنی بڑی بہن (عزاہ) کو ساتھ لے جائے۔ نائلہ کو ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ جائی یانہ کے گھر کے حالات اتنے خراب ہیں۔

www.novelsclubb.com

آخر کار وہ دونوں زینب کے گھر پہنچ گئیں۔ دونوں نے ناشتے کا سامان کیب میں سے نکالا اور اسے پکڑ گھر کے اندر گھس گئیں۔ وہ دونوں ابھی گھر کے اندر داخل ہی ہوئے تھے کہ انہوں نے شایان کی چلاتی آواز سنی۔

"تم اپنا چہرہ لے کر کچھ دیر کے لیے گم نہیں ہو سکتی ہو۔ آخر اتنا تیار ہو کر تم ثابت کیا کرنا چاہتی ہو کہ تم کوئی حسن زادی ہو اور میں تم پر فدا ہو گیا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

یہ آواز اوپر کی منزل سے آرہی تھی۔ ایک دم سے دروازے کھلنے کی زوردار آواز آئی اور دوبارہ شایان کی دھاڑتی آواز گونجی۔

"اب کچھ دیر باہر ہی رہنا" اور پھر زوردار آواز سے دروازہ بند ہوگیا۔

کچھ دیر کے لیے خاموشی چھاگئی۔ جائی یانہ اور نائلہ نے کشمکش کے عالم میں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا کہ اب انہیں اندر جانا چاہیے کہ نہیں۔

اچانک انہیں کسی کی سیڑھیوں سے نیچے آنے کی آواز سنائی دی۔ جائی یانہ نے جب سیڑھیوں کی جانب دیکھا تو اسے عزاہ نیچے اترتی دکھائی دی۔ عزاہ ان دونوں کی موجودگی سے نیچے اتری اور دوسری جانب مڑنے لگی۔ اچانک اس کی نظر جائی یانہ اور نائلہ پر گئی جو ہاتھوں میں سامان پکڑے ہونقوں کی طرح عزاہ کا حلیہ دیکھ رہیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے کھلتے نارنجی رنگ کا کام سے بھرا ہوا جوڑا پہنا ہوا تھا۔ عزاہ کے چہرے پر ادھورا میک اپ ہوا ہوا تھا۔ لال رنگ کی لپ اسٹک چہرے پر بری طرح پھیل گئی تھی۔ عزاہ کے بال جن کو اسٹائل دے کر پیچھے سے کھلا چھوڑ دیا تھا وہ اب اڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کسی نے بہت زور سے عزاہ کے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں جکڑا تھا۔ اس کی حالت مضحکہ خیز معلوم ہوتی تھی مگر اگر کوئی اسے اپنے سامنے یوں دیکھتا تو اسے یقیناً ہنسی نہیں آتی بلکہ اس پر ترس آتا۔ عزاہ کے قدم جائی یانہ کو سامنے کھڑا دیکھ کر جم گئے۔ نہ کوئی آگے بڑھا نہ کسی نے پیچھے کی طرف قدم لیے۔ ایسا لگتا تھا کہ سب کچھ تھم سا گیا ہو۔

www.novelsclubb.com

پھر عزاہ نے ہمت لی اور آگے بڑھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم آگئی ہو۔ میں نمرہ کے کمرے میں جارہی تھی۔ میرا میک اپ میرے پاس ہے نہیں اور ویسے بھی میرا سارا میک اپ خراب ہو گیا ہے۔ شایان نے مجھے کہا کہ میں نمرہ سے میک اپ ٹھیک کروالوں تو میں اس کے پاس جارہی ہوں۔" عزاہ غیر ضروری تفصیل بتا کر اوپر کی جانب چل دی۔ جائی یانہ کو عزاہ کی بے ترتیب باتیں بالکل بھی سمجھ نہیں آئی۔

اب نائلہ اور جائی یانہ ایک بار پھر وہی کھڑے رہ گئے تھے۔ جائی یانہ نے کچھ ہمت کی اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔ اسی پل ان دونوں کو ملازمہ دکھائی دی دونوں نے ناشتے کا سامان ملازمہ کو دیا اور جائی یانہ نے زینب کو بلانے کا کہا۔ ملازمہ سر اثبات میں ہلا کر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نائلہ کو لے کر لاؤنج میں آگئی اور بن بلائے مہمانوں کی طرح صوفے پر براجمان ہو گئیں۔ان دونوں کو یہ اسچیویشن خاصی آکورڈ لگ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد زینب لاؤنج میں داخل ہو گئی۔جائی یانہ اور نائلہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔زینب نے سنگل صوفے کی جانب بڑھتے ہوئے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نائلہ اور جائی یانہ دوبارہ بیٹھ گئیں۔

زینب کے پوچھنے سے پہلے ہی جائی یانہ نائلہ اور زینب کا تعارف کروا دیا۔

"پھپھو یہ میری دوست نائلہ ہے اور نائلہ یہ میری پھپھو ہے۔"

زینب نے سر کو خم دیا اور پھر جائی یانہ سے پوچھا۔

"خیریت اس وقت تم لوگ کیوں آئے؟"

"وہ پھپھو ہم دونوں ناشتہ لے کر آئیں ہیں۔"

"اچھا اچھا!" زینب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔ "نوال بھابھی تمہارے ساتھ نہیں آئیں اکیلے ہی بھیج دیا تم لوگوں کو؟"

"جی وہ دراصل اماں کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔"

www.novelsclubb.com

"ہمم" زینب نے بس ہنکارا ابھرا۔اسی وقت عزاہ بھی کمرے سے لاؤنج میں آگئی۔اس کا چہرہ اب میک اپ سے بالکل پاک تھا۔اس کے چہرے پر موجود پانی کے قطرے اس کے منہ دھونے کی چغلی کر رہے تھے۔اس نے بالوں کو پونی میں جکڑ لیا تھا۔اسے آتا دیکھ کر زینب اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"عزاہ تمہاری بہن ناشتہ لے کر آئی ہے۔ان لوگوں کی اچھے سے خاطر تواضع کرنا۔مجھے ابھی ضروری کام سے جانا ہے ورنہ میں تم لوگوں کو ضرور جوائن کرتی۔تم لوگ خوب مزے کرنا۔خدا حافظ!"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر زینب کمرے سے باہر چلی گئیں۔لاؤنج میں دوبارہ خاموشیوں نے بسیرا کر لیا۔کسی نے کسی سے کوئی بات نہ کی۔سب ایک دوسرے سے نظریں چرانے کی تگ ودو میں لگے رہے۔کچھ دیر بعد ملازمہ آئی اور ڈائننگ پر

ناشتہ لگنے کی اطلاع دیں کر اپنے دوسرے کام نپٹانے کے لیے واپس چلی گئی۔ عزاہ اٹھ کھڑی ہوئی اور ان دونوں کو لے کر ڈائننگ ہال چلی گئی۔

ڈائننگ ٹیبل پر وہ تینوں بیٹھی تھیں۔ سب نے پلیٹوں میں بس برائے نام کھانا لیا اور ایک دو لقمے لینے کے بعد ہاتھ کھینچ لیے۔ جائی یانہ نے کیب بلوالی حالانکہ عزاہ نے اسے بہت منع کیا کہ ڈرائیور انہیں چھوڑ دیں گا مگر جائی یانہ گھر کا ماحول دیکھ کر خاصی محتاط ہو گئی تھی۔ تقریباً بیس منٹ بعد کیب گھر کے باہر کھڑی تھی۔ عزاہ ان دونوں کو چھوڑنے کے لیے باہر آ گئی۔ عزاہ نے جیسے ہی دیکھا کہ نائلہ کیب میں بیٹھ گئی ہے تو وہ کیب میں بیٹھتی جائی یانہ کا ہاتھ پکڑ کر کچھ دور لے گئی اور آہستہ آواز میں بولی۔

"تم نے جو کچھ دیکھا ہے، اس کے بارے میں اماں بابا کو نہ بتانا۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ان کو بھی تو پتہ ہونا چاہیے کہ آپ کے ساتھ یہاں کیا ہو رہا ہے۔" جائی یانہ نے دبے دبے غصے میں کہا۔

"دیکھو میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ میرا نصیب ہے۔تم یہ بھی تو دیکھو مجھے شایاں مل گیا ہے۔مجھے شایان کے ساتھ اب اپنا گھر بنانا ہے جائی یانہ۔تم خدا کے لیے میری زندگی کو دوبارہ اندھیروں میں نہ لے کر جاؤ۔" جائی یانہ کو لگا اس کی بہن اپنا دماغی توازن کھو بیٹھی ہے۔وہ اس شایان کے ملنے پر خوشی منا رہی تھی جس نے کچھ دیر پہلے اسے اتنا ذلیل کر کے کمرے سے نکالا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے پہلے کچھ کہتی کیب ڈرائیور نے گاڑی کا ہارن بجا دیا۔ جائی یانہ نے عزاہ کو اس کے حال میں چھوڑ دیا اور گاڑی میں سوار ہو گئی۔ دونوں واپسی کا سفر طے کرنے لگ گئی۔ جب ان دونوں نے آدھا راستہ پار کر لیا تو جائی یانہ نے نائلہ سے کہا۔

"آج جو بھی ہوا پلیز وہ کسی کے سامنے شئیر نہ کرنا!"

"میرے خیال سے دوستی کا سنہری اصول یہ بھی ہے کہ اپنے دوست کے گھر کے حالات کسی سے شئیر نہ کیے جائیں۔" نائلہ نے بڑے آرام سے کہا۔ جائی یانہ اس کی بات سن کر ہنس دی۔ چند پل کے لیے اس کے ذہن میں چھایا تناؤ دور ہو گیا۔

****

گھر پہنچ کر جائی یانہ کمرے میں بند ہو گئی۔اس نے نوال یا اشفاق کو کچھ بھی نہیں بتایا اور نہ ہی اس کے ماں باپ نے کوئی سوال کیا۔وہ کمرے میں جیسے ہی آئی تو وہ بیڈ پر دھڑام سے لیٹ گئی۔اس نے کپڑے بھی تبدیل نہیں کیے تھے۔اس کا موڈ اس قدر خراب تھا کہ کوئی حد نہیں تھی۔ایک طرف اگر وہ شایان کے رویے کی وجہ سے پریشان تھی تو دوسری طرف عزاہ کی بیوقوفانہ سوچ پر اسے رہ رہ کر غصہ آرہا تھا۔آخر یہ سب کون کرتا ہے؟شایان بھائی اور بجو کی تو شادی بھی نہیں ہو رہی تھی تو بجو کو ایک ہی دن میں شایان بھائی سے اتنی محبت کیسے ہو گئی اور وہ بھی شایان بھائی کے اس قدر برے رویے کے باوجود؟

جائی یانہ عزاہ کے جذبات سے بے خبر تھی۔اگر وہ جانتی ہوتی کہ عزاہ شایان کو کب سے پسند کرتی ہے تو یقیناً اسے یہ سب اتنا عجیب نہ لگ رہا ہوتا۔شایان اور عزاہ کے بارے میں سوچتے سوچتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے معلوم بھی نہ ہو سکا۔

جائی یانہ کی جب آنکھ کھلی تو کھڑکی سے اب روشنی تھوڑی کم آرہی تھی۔اپنی آنکھ کو رگڑتے ہوئے وہ اٹھی اور وال کلاک کی جانب دیکھا۔اس نے دیکھا کہ چھوٹی سوئی پانچ پر اور بڑی سوئی بارہ پر ہے مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آپائی۔اس کا دماغ اتنی گہری نیند لے لینے کے بعد ابھی تک سن تھا۔اس نے دماغ پر تھوڑا زور دیا تو اسے پتہ چلا کہ شام کے پانچ بج رہے ہے۔پھر اس نے باہر کھڑکی میں دیکھا تو اجالا ابھی تک تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میں اتنی دیر تک سوتی رہی ہوں؟"

اس نے خود کلامی کی۔ابھی وہ اسی بارے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک اسے یاد آیا آج تو شایان اور عزاہ کا ولیمہ ہے۔وہ فوراً سے اٹھی اور باہر چلی گئی۔وہ اپنی ماں کو تلاش کر رہی تھی جو اسے نیچے لاؤنج میں ملی۔وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور کسی بارے میں سوچ رہی تھی۔

"اماں آج بجو کا ولیمہ کنفرم ہے نا؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں میں نے زینب سے کال کر کے پوچھ لیا تھا۔اس نے کہا کہ وہ آج ہی ولیمہ کر رہی ہے۔"

"اچھا" جائی یانہ نے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔"میں نے تو کپڑے بھی استری نہیں کیے ہیں؟"

"جاؤ جلدی سے کپڑے استری کرو اور تیار ہونا شروع ہو جاؤ۔ساڑھے سات بجے ہمیں ہال کے لیے نکل جانا ہے۔"نوال نے کہا پھر اچانک انہیں یاد آیا۔
"جائی یانہ!ایسا کرو اپنی خالہ اور عیسیٰ کے بھی کپڑے استری کر دو۔"ام ہانی اور عیسیٰ کا نام سن کر جائی یانہ کا موڈ خراب ہو گیا مگر اس نے کچھ نہیں کہا۔وہ لاؤنج سے باہر نکل گئی۔ابھی اسے بہت سے کام کرنے تھے اور وقت مختصر تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

****

سورج کو غروب ہوئے ابھی بس کچھ ہی لمحات گزرے تھے۔ پھر بھی اندھیرا کافی حد تک پھیل گیا تھا۔ ایسے میں اگر ہم ایک بڑی سی بلڈنگ میں بنے اپارٹمنٹ میں آئیں تو وہاں پر ایک لڑکی اپنی سنہری آنکھوں پر کاجل لگا رہی تھی۔ کاجل لگا کر اس نے اپنے پورے چہرے کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھا۔ کہیں بھی کوئی کمی نہیں تھی۔ اس کا میک اپ مکمل ہو چکا تھا۔ عالیہ ڈریسنگ مرر کے سامنے سے ہٹ گئی اور ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس کی ساڑھی کا پلو زمین پر گر رہا تھا۔ عالیہ نے ڈارک گرین کلر کی ستاروں سے بھری ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔ اس کا بلاؤز بھی اسی رنگ کا تھا۔ ساڑھی پر دوسرا کوئی اور کلر نہیں تھا۔ ڈارک گرین کلر پر اس کی رنگت مزید نکھر گئی تھی۔ اس نے الماری کے دونوں پٹ کھول دیے اور جھک کر

www.novelsclubb.com

لال رنگ کا جیولری کا ڈبہ نکالا۔اس نے الماری کے پٹ دوبارہ بند کر دیے اور ڈریسنگ مرر کے سامنے پہنچ گئی۔اس نے ڈبہ ڈریسنگ ٹیبل پر کھولا۔ڈبے کے اندر ڈائمینڈ کا حسین نیکلس موجود تھا۔اس کے ساتھ دو ڈائمنڈ ائیر رنگز بھی تھے جن پر نیکلس جیسا ہی کام ہوا ہوا تھا۔

عالیہ نے پہلے ائیر رنگز نکال کر اپنے کانوں میں ڈالے۔پھر اس نے نیکلس پکڑا۔ٹھیک اسی وقت آریان بھی کمرے میں آگیا۔اس نے سفید رنگ کا ٹو پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا عالیہ کے پاس آیا اور اس کے ہاتھوں سے نیکلس پکڑ لیا۔عالیہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا پھر وہ آئینے کی جانب مڑ گئی۔وہ دیکھ سکتی تھی کہ آریان اس کے گلے میں نیکلس ڈال رہا ہے۔پھر آریان نے اس کے بال، جو ابھی اس نے آڑھی مانگ نکال کر کرلز کیے تھے، کو نیکلس کی ڈوری سے نکال کر باہر کر رہا تھا۔جب آریان نے چہرہ اٹھا کر

www.novelsclubb.com

آئینے پر دیکھا تو عالیہ کو یہ منظر مکمل لگا۔عالیہ کو اس وقت لگا کہ اسے آریان سے بہتر انسان کبھی بھی نہیں مل سکتا تھا۔آریان نے عالیہ کا ہاتھ تھاما اور اسے لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔وہ دونوں باہر ڈنر کے لیے جا رہے تھے۔

****

عزاہ پارلر میں بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔وہ بالکل تیار کھڑی تھی۔اس نے گرے کلر کی میکسی پہنی ہوئی جو اوپر سے نیچے تک کام سے بھری ہوئی تھی۔اس کے اوپر اس نے گرے کلر کا ڈوپٹہ سر پر اوڑھا ہوا تھا۔اس نے سیدھی مانگ نکال کر جوڑا کیا ہوا تھا۔اس کا میک اپ اور اسٹائلنگ سب کام ہو چکے تھے۔اب بس اسے شایان کا انتظار تھا جو ابھی تک گاڑی لے کر نہیں آیا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس نے زینب کو اتنی بار کال کی تھی مگر وہ ہر بار یہی کہہ رہی تھی میں نے شایان کو تمہیں لینے بھجوادیا ہے اب وہ بس آتا ہی ہوگا۔اسے آخری کال کیے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا مگر شایان کا کچھ پتہ نہیں تھا۔

وہ پارلر میں اکیلی آئی تھی۔اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔نمرہ اس کے ساتھ چل بھی لیتی مگر اسے صبح سے بخار تھا۔اس لیے اس نے گھر پر ہی ٹھہرنا مناسب سمجھا۔اس کا دل تھا کہ جائی یا نہ کو اپنے ساتھ لے آئے مگر زینب نے اتنی عجلت میں اسے ڈرائیور کے ساتھ بھیج دیا کہ اسے موقع ہی نہ ملا۔ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ پارلر میں کام کرتی لڑکی اس کے پاس آئی اور اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو لینے کے لیے آ گئے ہیں۔" اتنا کہہ کر وہ لڑکی آگے بڑھ گئی جب کہ عزاہ اپنی میکسی کو اٹھا کر باہر جانے لگی۔ وہ جیسے ہی باہر آئی اسے شایان کی گاڑی پارلر کے گیٹ کے سامنے کھڑی ملی۔

وہ اپنی میکسی کو اٹھا کر بمشکل آگے بڑھی اور اس نے بیک سیٹ کا دروازہ کھول لیا۔ ابھی عزاہ گاڑی میں بیٹھی ہی تھی کہ شایان نے گاڑی تیز رفتار میں آگے بڑھا دی۔ عزاہ آگے کی جانب کو جھکی۔ اس کا ہاتھ فوراً فرنٹ سیٹ پر آیا تھا۔ شایان کچھ بھی دیکھے بغیر ڈرائیو کیے جا رہا تھا۔ اسے بس جلد از جلد ہال پہنچنا تھا۔ اسے پیچھے بیٹھی عورت اس قدر بری لگ رہی تھی کہ اگر اس کا بس چلتا تو وہ خود اس کا گلہ دبا دیتا۔ پندرہ منٹ کا راستہ ان دونوں نے پانچ منٹ میں عبور کر لیا تھا۔ شایان نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔ عزاہ کو دوبارہ جھٹکا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"گاڑی سے اترو!"شایان نے نہایت سرآواز میں کہا۔

عزاہ خاموشی سے اترنے لگی۔ابھی وہ اتر ہی رہی تھی کہ اس کی میکسی گاڑی کے دروازے کے ہینڈل پر اٹک گئی۔وہ میکسی چھڑوانے کے لیے دوبارہ مڑی
۔

"تمہیں کہا ہے نا جلدی جاؤ۔پتہ نہیں اس طرح کی حرکتیں کر کے تم عورتوں کو ملتا کیا ہے۔ایسی اوچھی حرکتیں میرے ساتھ نہ کیا کرو۔"عزاہ کے میکسی نکالتے ہاتھ رک سے گئے۔وہ کہنا چاہتی تھی کہ اگر اس کی میکسی دروازے کے ہینڈل میں پھنس گئی ہے تو یہ کونسی اوچھی حرکت ہے؟

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عزاہ کچھ کہہ بھی دیتی اگر شایان کی ناراضگی کا خوف اس کے ذہن پر سوار نہ ہوتا۔اس نے خود کو تسلی دی کہ یہ باتیں بس عالیہ کی وجہ سے کہی جارہی ہے۔کچھ دنوں بعد اس کا رویہ صحیح ہو جائے گا۔

عزاہ نے اس کمزور سی دلیل پر پورے صدق دل کے ساتھ یقین کیا اور میکسی چھڑا کر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔شایان گاڑی پارک کر کے اتر گیا اور سیدھا ہال کی جانب جانے لگا۔اسے اب عزاہ کی بالکل بھی فکر نہ تھی۔عزاہ ہیلز کے ساتھ میکسی اٹھاتی شایان کے برابر آنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی لیکن شایان کے قدم اس قدر تیز تھے کہ عزاہ اس کا ساتھ نہیں دے پا رہی تھی۔آخر کار وہ دونوں ہال پہنچ گئے۔اب شایان کی چال نارمل ہو چکی تھی۔عزاہ کی سانسیں تیز چلنے کی وجہ سے بے ترتیب ہو گئی تھی لیکن وہ ابھی ہانپ نہیں سکتی تھی کیونکہ ارد گرد بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں چلتے ہوئے سیدھا اسٹیج پر پہنچ گئے۔زینب جو اسٹیج پر کھڑی تھی۔کچھ قدم آگے بڑھی اور عزاہ کے کندھے کو پکڑ کر اسے اسٹیج پر رکھے مرکزی صوفے پر بٹھا دیا۔

شایان اسٹیج پر نہیں چڑھ سکا کیونکہ اسے اس کے دوستوں نے روک لیا تھا۔زینب کو بھی کسی عورت نے بلا لیا۔وہ اسٹیج پر سے اتر کر اس عورت کی بات سننے لگی۔

www.novelsclubb.com

عزاہ اسٹیج پر بالکل تنہا رہ گئی۔اس نے اسٹیج کے سامنے کھڑے شایان کو دیکھا۔شایان تین چار لڑکوں سے بات کرنے میں مصروف تھا۔عزاہ کو شایان کی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آواز سنائی نہیں دیں رہی تھی مگر وہ یہاں سے شایان کی مسکراہٹ دیکھ سکتی تھی۔ وہ کافی خوش مزاجی سے بات کرتا دکھائی دیں رہا تھا۔ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی شایان ہے۔کیا اسے ایسا ہی ہنستا مسکراتا انسان نہیں مل سکتا تھا؟اللہ نے آخر اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا تھا؟

اس کے دل میں لاکھوں شکوے اٹھنے لگے۔اسی وقت عزاہ نے نوال، جائی یانہ،ام ہانی اور عیسیٰ کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا۔اسے اشفاق کہیں بھی دکھائی نہیں دیے۔زینب نے نوال اور ام ہانی کا بہت ٹھنڈے انداز میں استقبال دیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ سیدھا عزاہ کے پاس اسٹیج پر گئی اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"آپ ٹھیک ہو؟" جائی یانہ نے عزاہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں میں خوش ہوں۔ مجھے شایان مل گیا ہے۔ یہ کیا کم ہے؟" عزاہ نے اپنے تمام شکووں کو اس وقت پس منظر میں ڈال دیا تھا۔ دل میں ایک بار پھر شایان کا بنا ہوا شاندار پتلا اپنے پورے رعب کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔

"میں نے آپ سے پوچھا تھا آپ ٹھیک ہو۔ خوش ناخوش ہونے کی تو بات ہی نہیں ہوئی۔" جائی یانہ کی بات سن کر عزاہ ٹھہر سی گئی۔ کچھ پل کے لیے خاموشی قائم ہوئی پھر عزاہ نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا نہیں آئیں؟"

"نہیں۔ان کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔" جائیانہ نے اپنے پاؤں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا!" عزاہ نے آہستہ سے کہا۔وہ جانتی تھی اشفاق کو کیا بات کھائے جا رہی تھی۔اس کے بعد عزاہ اور جائیانہ دوبارہ خاموش ہو گئے۔

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد جائیانہ اسٹیج پر اسے اتر کر اس ٹیبل پر چلی گئی جہاں نوال بیٹھی تھیں۔

www.novelsclubb.com

****

رات کے سناٹے میں سڑک پر ایک گاڑی رواں دواں تھی۔اگر گاڑی کے اندر جھانکو تو عالیہ اور آریان گاڑی بیٹھے دکھائی دیں گے۔آریان کی توجہ اس وقت سامنے سٹک پر مرکوز تھی جبکہ دوسری طرف عالیہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔وہ دونوں ڈنر کر کے واپس گھر جا رہے تھے۔

اچانک موڑ کاٹتے ہوئے ان کے راستے میں میرج ہال آیا۔عالیہ نے جب میرج ہال کی طرف دیکھا تو وہ حیران ہو گئی کیونکہ اس نے عزاہ کو دلہن کے روپ میں گاڑی میں بیٹھتے دیکھا۔اس سے زیادہ حیرانگی کی بات یہ تھی کہ اس کے ساتھ شایان بھی کھڑا تھا۔عالیہ کی گاڑی آگے چلی گئی مگر وہ پھر بھی گردن باہر نکال

کر باہر کا منظر دیکھنے لگی۔شایان بھی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔عالیہ کو سمجھ آگئی کہ اس کا کیا مطلب ہے۔

اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ عزاہ اور شایان کی شادی ہو سکتی ہے۔اسے اس بارے میں نمرہ نے بھی کچھ نہیں بتایا تھا۔اس کا اور نمرہ کا کل صبح سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔جب سے وہ پارلر سے آریان کے ساتھ گئی تھی تب سے تو دونوں کا رابطہ بالکل بھی نہیں ہوا تھا۔

عالیہ سارا راستہ اسی بارے میں سوچتی رہی۔آخر شایان اور عزاہ کی شادی کیسے ہو سکتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گھر پہنچنے کے بعد جب آریان چینج کرنے کی غرض سے باتھ روم گیا تو عالیہ نے اسی وقت نمرہ کو کال ملائی۔

اگلے ہی لمحے کال اٹھالی گئی۔

"ہیلو عالیہ! سب کچھ ٹھیک ہے نا؟" نمرہ نے کال اٹھاتے ساتھ ہی پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ عزاہ اور شایان کی شادی ہو گئی ہے؟" عالیہ نے غصے سے پوچھا۔ کچھ پل کے لیے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ پھر جذبات سے عاری آواز عالیہ کی سماعت میں گونجی۔

"تم نے مجھ سے بس یہی پوچھنا تھا؟"

"ہاں میں نے تم سے یہی پوچھنا تھا۔ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ عزاہ کی شادی شایان سے ہو گئی ہے۔ تم جانتی بھی ہو کہ تمہارا بھائی کس قسم کا ہے پھر بھی تم نے کچھ نہیں کیا۔ شایان میری بہن کا جینا دوبھر کر دے گا۔ وہ اسے طعنے دے دے کر ہی مار دے گا" عالیہ نے جذباتی انداز میں بات کی۔

"کیا یہ وہی بہن نہیں ہے جس سے تم بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی ہو۔" نمرہ کی بات سن کر عالیہ ایک پل کے لیے رک گئی۔ وہ تو عزاہ سے نفرت کرتی تھی پھر اسے عزاہ کی اتنی فکر کیوں تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں وہ میں۔۔۔" عالیہ نے بے ترتیب انداز میں بات کو ادھورا چھوڑ دیا۔اب کی دفعہ نمرہ بولی تو اس کا لہجہ نرم تھا۔

"میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا تھا کہ کہیں میری فون کال کی وجہ سے تمہیں پکڑی نہ جاؤ اور تم بھی اپنا فون کچھ عرصے کے لیے بند رکھو بلکہ میری مانو تو نئی سم خرید لو۔ایسا نہ ہو کہ تمہاری غلطی کی وجہ سے آریان اور تم پھنس جاؤ۔اور جہاں تک عزاہ کی بات ہے تو اس سے یہ سب پوچھ کر ہوا ہے۔وہ چاہتی تو منع کر سکتی تھی۔تم اس کی وجہ سے خود کو بلیم نہ دو۔ویسے تمہیں بھائی اور عزاہ کی شادی کا کیسے پتہ چلا؟"

نمرہ کے پوچھنے پر عالیہ نے بتایا۔

"میں آریان کے ساتھ ڈنر کر کے واپس آرہی تھی تب میں نے عزاہ کو میرج ہال کے باہر شایان کی گاڑی میں بیٹھتا دیکھا۔اس کا حلیہ بالکل دلہن جیسا تھا۔"

"اچھا"نمرہ نے اچھا کو کچھ کھینچا۔"کسی نے تمہیں دیکھا تو نہیں نا؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے تو نہیں لگتا ہے۔"

"ہمم"نمرہ نے ہنکارا بھرا۔

"اچھا اب میں کال رکھتی ہوں۔ کہیں کوئی سن نہ لے۔" یہ کہہ کر نمرہ نے کال کاٹ دی۔

عالیہ نے فون بند کر دیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا کر اپنی جیولری اتارنے لگی۔

"اچھی بات ہے عزاہ کو شایان ہی سوٹ کرتا ہے۔ دونوں ایک جیسے ہی ہیں۔ مجھے بھی جانے کیا ہو گیا جو میں عزاہ کے چکروں میں نمرہ سے لڑائی کرنے لگ گئی۔ نمرہ کو برا لگا ہو گا۔"

عالیہ اپنے آپ کو ان سوچوں سے مطمئن کرنے لگ گئی مگر دور کہیں اسے عزاہ کی فکر بھی ہو رہی تھی۔

****

گھڑی کی سوئیاں رات کے ڈھائی بجا رہی تھیں۔ایسے میں اگر عالیہ کے بیڈ روم میں آؤ تو وہ اس وقت آرام سے بیڈ پر لیٹی خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔اس نے کروٹ بدلی تو اچانک اسے محسوس ہوا کہ آریان بیڈ پر موجود نہیں ہے۔نیند سے بھری آنکھوں سے اس نے ادھر ادھر دیکھا تو آریان اسے کہیں بھی دکھائی نہیں دیا۔وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ہر جانب رات کی

مقدس خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ کمرے سے باہر نکل کر اسے آریان کی آواز سنائی دی۔اس نے آواز کا تعاقب کیا تو وہ آواز کچن میں سے آ رہی تھی۔

آریان کسی سے بہت غصے میں بات کر رہا تھا مگر اس کے باوجود اس کی آواز دھیمی تھی۔

عالیہ کچن کے دروازے کی چوکھٹ پر رک گئی۔آریان کی عالیہ کی جانب پشت تھی اس لیے وہ عالیہ کی آمد سے بالکل بے خبر تھا۔اس نے غصے میں کہا۔

"اگر اس نے یہ دیکھ لیا تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟"

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر کے لیے وہ خاموش ہو گیا۔

"تم میری بات کو۔۔۔" آریان یہ کہتے ہوئے مڑا کہ اچانک اسے اپنے سامنے عالیہ دکھائی دی۔ عالیہ کو محسوس ہوا کہ آریان کے چہرے پر سے ایک سایہ ہو کر گزرا ہے۔

"تم اٹھ کیوں گئی؟" آریان نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اتنی رات کو کس کی کال آئی تھی؟" عالیہ نے آریان کے سوال کو نظر انداز کر دیا۔

آریان اس کے پاس آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے واپس بیڈروم لے جانے لگا۔

"میرا ایک دوست ہے۔ مجھ سے ایک بات پر ناراض ہے۔ اسی بات پر ابھی میری اور اس کی لڑائی ہو رہی تھی۔ اسی وقت تم آ گئی۔ "

آریان آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس وقت ؟" عالیہ نے آریان کا چہرہ دیکھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"وہ باہر ملک رہتا ہے اس لیے ٹائمنگ کا مسئلہ ہو گیا۔" آریان نے وضاحت دی پھر خاصے شوخ انداز میں کہا۔ "ویسے اب مجھے لگنے لگ گیا ہے کہ میری شادی ہو گئی ہے۔ مطلب اب مجھے تم روایتی بیوی لگ رہی ہو۔ یو نو شکی ٹائپ"

آریان عالیہ کو لے کر کمرے کے اندر چلا گیا۔

****

www.novelsclubb.com

یہ اس صبح کی بات ہے جب جائی یانہ اور نائلہ عزاہ کا ناشتہ لے کر گئی تھیں اور زینب ان دونوں سے مل لینے کے بعد باہر چلی گئی تھیں۔

زینب اپنی سیاہ آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے اور بالوں کو ایک شال کی مدد سے چھپائے گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھی تھی۔انہوں نے جاتے ہوئے شال،عینک اور پرس کمرے سے لے لیے تھے۔ڈرائیور گاڑی کو زینب کی بتائی گئی منزل پر پہنچا رہا تھا۔

زینب کے تاثرات بالکل سپاٹ تھے۔ان کے چہرے کا رخ کھڑکی کی جانب ہیتھا۔کچھ دیر بعد گاڑی رک گئی۔زینب نے فوراً دروازہ کھولا اور تھوڑی دیر کے لیے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ان کے سامنے ایک بڑا قبرستان تھا۔زینب نے گردن ہلا کر ادھر ادھر دیکھا تو ان کی نگاہ ایک دوکان پر گئی جہاں بہت سے پھول رکھے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہوئے تھے۔زینب قدم قدم چلتی دوکان کے پاس آئی اور پھولوں کی پتیوں کا شاپر خرید کر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

ان کے پیچھے کھڑا ڈرائیور اپنی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔زینب نے قبرستان کا دروازہ پار کیا اور درمیان میں بنے راستے سے گزرتی ہوئی ایک قبر تک پہنچ گئی۔زینب نے پھولوں کی پتیاں اس قبر پر ڈالیں۔اس کے بعد دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیے۔دعا مانگنے کے بعد وہ کچھ دیر تک یونہی کھڑی رہی۔تھوڑی دیر بعد قبرستان کی خاموش فضاؤں میں زینب کی نم آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

"جس کا ڈر تھا، وہی ہوا۔میری سزا ختم نہیں ہوئی۔" زینب کی آنکھوں کو کالے چشمے نے چھپایا ہوا تھا اس لیے آنکھوں کی نمی دکھائی نہ دیں سکیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ ابھری۔

"مزے کی بات بتاؤں جو آفت میرے لیے سزا ہے۔وہ میرے خاندان پر آزمائش بن کر اتری ہے۔میں پوری کوشش کروں گی کہ اپنے خاندان کو کسی طرح اس آفت سے بچالوں لیکن شاید دور کہیں میں یہ جانتی ہوں کہ یہ آفت دوبارہ نازل ہوئی ہے تو سب کچھ برباد کر کے ہی جائے گی۔"

دوبارہ قبرستان میں خاموشی چھا گئی۔زینب بہت دیر تک اس قبر کو تکتی رہی۔جب زیادہ وقت گزر گیا تو زینب نے واپسی کی راہ لی۔وہ بوجھل قدم اٹھاتی قبر کی حدود سے دور آرہی تھی۔قبرستان آکر ان کا دل مزید بوجھ کا شکار ہو جایا کرتا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس مٹی میں ان کے بہت سے پیارے سوئے ہوئے تھے۔ایک پل کے لیے وہ رکی اور مڑ کر واپس اسی قبر کو دیکھا۔ان کی نگاہیں قبر پر لگی تختی پر گئی۔

وہاں ایک شان سے قبر کے مالک کا نام لکھا گیا تھا۔زینب کی نظر تین حروف سے لکھے لفظ "عمر" پر ٹھہری تھی۔

****

www.novelsclubb.com

جاری)